ارشاد باری تعالیٰ

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓـًٔـا مَّرِيۡٓـــًٔا ○

(النساء:5)

ترجمہ: اور عورتوں کو اُن کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دِلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلا تردّد شوق سے کھاؤ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 73

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

شمارہ 50

شرح چندہ

سالانہ 850 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

● 09 جمادی الثانی 1446 ہجری قمری ● 12/فتح 1403 ہجری شمسی ● 12 دسمبر 2024ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 06 دسمبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال تقدس کبریائی قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ایمان کے نشانات

مگر ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جائیں، وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ، خیار شنبر، تُربد میں اگر وہ صفات نہ پائے جائیں جو ایک بڑے تجربہ کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں تو طبیب ان کو رَدی کی طرح پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال تقدس کبریائی قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ روحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے اور روحانی زندگی کا تولّد ہوتا ہے۔ جیسے بچے کا تولّد ہوتا ہے۔

اسلام کا کامل خدا

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں اسی تولّد کی طرف ایما فرمایا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ (الفاتحۃ: ۲ تا ۴) یہ چاروں صفات اللہ تعالیٰ کی بیان کی گئی ہیں۔ یعنی وہ خدا جس میں تمام محامد پائے جاتے ہیں۔ کوئی خوبی سوچ اور خیال میں نہیں آسکتی۔ جو اللہ تعالیٰ میں نہ پائی جاتی ہو، بلکہ انسان کبھی بھی ان محامد اور خوبیوں کو جو اللہ کریم میں پائی جاتی ہیں کبھی بھی شمار نہیں کر سکتا۔ جو خدا اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہی کامل اور سچا خدا ہے اور اسی لئے قرآن کو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سے شروع فرمایا ہے دوسری قوموں اور کتابوں نے جس خدا کی طرف دنیا کو دعوت کی ہے وہ کوئی نہ کوئی عیب اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کسی کے ہاتھ نہیں، کسی کے کان نہیں، کوئی گونگا ہے، کوئی کچھ، غرض کوئی نہ کوئی عیب اور روگ موجود ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 54، ایڈیشن 2018، قادیان)

استقلال کے ساتھ تبلیغ میں مشغول رہنا اور دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اور اُس کی نصرت کو کھینچنا یہی کامیابی کا ذریعہ ہوتا ہے جب تک کسی قوم میں اس قسم کی دیوانگی پیدا نہ ہو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 73 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

تاریخوں میں لکھا ہے کہ غزوۂ حنین میں مکّہ کا ایک مخالف شخص جس کا نام شیبہ تھا مسلمانوں کی طرف سے اس ارادہ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گیا کہ جب دونوں لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقعہ پا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دونگا جب لڑائی تیز ہوئی اور دشمنوں کی تیراندازی کی وجہ سے اسلام لشکر میں بھاگڑ مچ گئی اور ایک وقت ایسا آیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد صرف چند صحابہؓ رہ گئے تو شیبہ نے تلوار کھینچی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہونا شروع کیا وہ خود کہتا ہے کہ جب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے اور آپکے درمیان آگ کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے اور اگر میں اور قریب ہوا تو وہ شعلہ مجھے بھسم کر کے رکھ دیگا اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا شیبہ اِدھر آؤ۔ جب میں آپ کے قریب گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا۔ اے خدا! شیبہ کو ہر قسم کے شیطانی خیالات سے نجات عطا فرما وہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرنا تھا کہ خدا کی قسم میرے دل سے آپ کی ساری دشمنی اور عداوت جاتی رہی اور میرا دل آپ کی محبت سے بھر گیا۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ اَب آگے بڑھو اور دشمن سے لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور میں نے دشمن سے لڑنا شروع کر دیا میرے دل میں اُس وقت سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہیں تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچاؤں اور خدا کی قسم اگر اُس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور وہ میرے سامنے آجاتا تو میں اس کا سر اتارنے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ پس مخالفتوں پر صبر اور دُعاؤں سے کام لینا چاہیئے۔ اور مایوسی کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہیں دینا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لو باوجود اس کے کہ مکہ والوں نے آپ کا مقابلہ کیا اور آپ کی تعلیم پر ہنسی اُڑائی پھر بھی آپ مایوس نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ نے تبلیغ کے کام کو برابر جاری رکھا۔ آپ کا طریق تھا کہ جہاں بھی آپکو کچھ آدمی اکٹھے بیٹھے نظر آتے آپ اُن کے پاس پہنچ جاتے اور فرماتے کہ اگر آپ لوگ اجازت دیں تو مَیں آپ کو کچھ خدا کی باتیں سُناؤں۔ چونکہ مکہ والوں نے لوگوں میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ شخص نعوذ باللہ پاگل ہو گیا ہے اس لئے جب آپ اُن کے پاس جاتے تو وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خوبصورت دُعا
جو اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں
جو اللہ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے کاتب ورّاد سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے مجھ سے ایک خط لکھوایا جو حضرت معاویہؓ کی طرف تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر بات پر بڑا ہی قادر ہے۔ اے اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو روک دے۔ کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے مقابل پر فائدہ نہیں دے گی۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، جلد 2، مطبوعہ قادیان 2006)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 22/نومبر 2024 (مکمل متن)
- حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء
- پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی حضور انور سے ملاقات
- نماز جنازہ حاضر و غائب، اعلانات، وصایا
- خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
- خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ یا خلفائے کرام کی کتب مطالعہ کے لیے مقرر کیا کریں تا کہ خدام اپنے علم میں اضافہ کرسکیں

اطفال الاحمدیہ کے لیے بھی کوئی کتاب مقرر کرنی چاہئے تا کہ وہ دوران سال مطالعہ کریں

اتنے زیادہ ٹی وی پروگرام ہیں، اور آج کل تو انٹرنیٹ پر بھی ایسا مواد ہر جگہ دستیاب ہے جو نوجوانوں کی زندگی کے لیے مہلک ہے، تو بچوں کی ٹریننگ اور تربیت کے لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے

اپنی تجنید اپ ڈیٹ کرنے کے لیے زیادہ محنت کرنی ہوگی، مجھے لگتا ہے آپ کی تجنید میں صرف دس فیصد خدام شامل ہیں آپ کو جماعت کے ساتھ مل کر معلوم کرنا چاہئے کہ باقی خدام کہاں ہیں؟ اگر کہیں پوشیدہ ہیں تو جا کر انہیں تلاش کریں آپ کو دور دراز علاقوں اور مختلف دیہات میں جانا ہوگا

سو بیعتیں تو صرف مجلس عاملہ کی ہونی چاہئیں، اگر مقامی عاملہ کو ٹارگیٹ دیں گے تو یہ تعداد ہزار تک پہنچ جائے گی، بلند ٹارگیٹ رکھا کریں تبھی آپ کامیاب ہوں گے

❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ ۱۲/مارچ ۲۰۲۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی نیشنل مجلس عاملہ کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ گھانا نے عبدالوہاب آدم سٹوڈیو بستانِ احمد سے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا جس کے بعد اراکینِ مجلس عاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح سے راہنمائی حاصل کرنے کے پُرسعادت لمحات میسر آئے۔

نائب صدر ابراہیم Arko صاحب سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا خدام الاحمدیہ کا کوئی دفتر ہے؟ اس پر موصوف نے اثبات میں جواب دیا کہ جماعتی مرکز واقع Osu میں خدام الاحمدیہ کا دفتر موجود ہے۔

عبد الوہاب Adusei صاحب (نائب صدر) سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ Ashanti ریجن میں کتنی مجالس ہیں؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ اس ریجن میں کُل ۴۳/مجالس ہیں۔

ابوذوالحق صاحب (نائب صدر برائے ناردرن سیکٹر) سے گفتگو کرتے ہوئے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا وہ جامعۃ المبشرین یا جامعہ انٹرنیشنل کے فارغ التحصیل ہیں۔ نیز استفسار فرمایا کہ کس سنہ میں فارغ التحصیل ہوئے تھے؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ وہ ۲۰۲۲ء میں جامعہ انٹرنیشنل سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر آپ کو میرے پاس مزید ٹریننگ کے لیے آنا چاہیے تھا۔

یہ معلوم ہونے پر کہ موصوف کا تعلق ناردرن ریجن کے شہر Wa سے ہے حضور انور نے فرمایا کہ اسی لیے آپ کو اس علاقے کی نگرانی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

مکرم ناصر احمد Bonsu صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ اب آپ عاملہ کے اعزازی ممبر ہیں۔

بنیامین Keelson Entsir صاحب (نائب صدر برائے ساؤتھ ویسٹ سیکٹر) سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ وہ کس کے بیٹے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کی کہ وہ Hanid Keelson صاحب کے بیٹے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر آپ Fante ہوئے۔ موصوف نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور انور نے مزید ان سے ان کے پیشے کے متعلق استفسار فرمایا جس پر انہوں نے بتایا کہ وہ quantity surveyor ہیں۔

سینٹرل ریجن سے تعلق رکھنے والے مہتمم عمومی عبدالشکور اباکا صاحب نے اپنا تعارف کروایا۔ تعارف مکمل ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام سے پہچان لیا تھا کہ آپ سینٹرل ریجن سے ہیں۔

حضور انور نے انہیں اپنے شعبے کے حوالے سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز جمعہ کے وقت آپ کو اپنی مساجد کی بھی حفاظت کرنا چاہیے۔

آپ کے متعلقہ ناظمین عمومی اپنے اپنے علاقہ کی مساجد کی نماز جمعہ کے وقت حفاظت کریں۔ خدام وہاں مسجد میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی پر موجود ہوں۔

حضور انور نے معتمد مجلس سے استفسار فرمایا کہ کتنی مجالس اپنی رپورٹس ہر مہینہ باقاعدگی سے بھجواتی ہیں؟

اس پر معتمد صاحب نے عرض کی کہ مَیں علاقوں سے براہ راست رپورٹ وصول کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مرکزی شعبہ کا مجالس کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے تا کہ آپ براہ راست ان کی راہنمائی کرسکیں۔ صرف علاقہ کے قائد پر ہی انحصار نہ کریں۔

اس کے علاوہ حضور انور نے موصوف کو اپنے نائب کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

الحسن Attaquayson صاحب (معاون صدر برائے جائیداد) سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی کوئی پراپرٹی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ جماعتی مرکز واقع Osu میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعتی مرکز میں آپ کو صرف ایک کمرہ دیا گیا ہے۔ وہ پراپرٹی جماعت کی ہے، خدام الاحمدیہ کی نہیں ہے۔ خدام الاحمدیہ کی اپنی پراپرٹی ہونی چاہیے۔ کہیں زمین لیں جہاں آپ کے اپنے دفاتر ہوں۔ صرف جماعتی مرکز پر انحصار نہ کریں۔ آپ کا اپنا مرکز بھی ہونا چاہیے۔

معاون صدر برائے وقفِ نو سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ ہر سال واقفین نو کے کتنے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور واقفین نو کی کُل تعداد کیا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ سال میں ایک مرتبہ سالانہ اجتماع منعقد کیا جاتا ہے اور کُل ۹۰۶/واقفین نو ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی نے حضور انور کے استفسار کرنے پر بتایا کہ ۲۴۷/خدام باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں۔

ایڈیشنل مہتمم تربیت (رشتہ ناطہ) کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ رشتے کروانے کی کوشش کریں۔ مجھے بہت سے لجنہ اور خدام کے خطوط ملتے ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے کہ ہم شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن کوئی مناسب رشتہ نہیں ملتا۔ ایسے لوگوں کی مدد کریں۔

مہتمم تعلیم کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کافی تعداد میں پڑھے لکھے خدام موجود ہیں اس لیے ان کے لیے حضرت مسیح موعودؑ یا خلفائے کرام کی کتب مطالعہ کے لیے مقرر کیا کریں تا کہ وہ اپنے علم میں اضافہ کرسکیں۔

سعید بن عثمان صاحب جو بطور مہتمم اطفال خدمت کی توفیق پا رہے ہیں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ نے اطفال الاحمدیہ کے لیے دوران سال کوئی کتاب مطالعہ کے لیے مقرر کی ہے؟ اس پر مہتمم اطفال نے نفی میں جواب دیتے ہوئے عرض کی کہ ہم نے گذشتہ سال اس طرف توجہ دی کہ اطفال حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ صرف مجھے خط لکھنے سے ان کے علم میں اضافہ نہیں ہونے لگا۔ ان کا خلافت کے ساتھ رابطہ اور تعلق تو بہتر ہو گا مگر دینی علم بہتر نہیں ہوگا۔ میرے نزدیک تو آپ کو اطفال الاحمدیہ کے لیے کوئی کتاب مقرر کرنی چاہیے تا کہ وہ دوران سال مطالعہ کریں۔ کوئی بھی کتاب جو اطفال کے لیے آسان فہم ہو یا ان کی عمر کے مطابق ہو مقرر کی جاسکتی ہے۔

دنیا میں ہر کوئی دنیاداری میں پڑا ہوا ہے۔ اتنے زیادہ ٹی وی پروگرام ہیں، اور آج کل تو انٹرنیٹ پر بھی ایسا مواد ہر جگہ دستیاب ہے جو نوجوانوں کی زندگی کے لیے مہلک ہے۔ تو بچوں کی ٹریننگ اور تربیت کے لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

مہتمم تحریک جدید کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے کُل چندہ تحریک جدید میں سے خدام الاحمدیہ کا ۳۳/فیصد حصہ ہو۔ لجنہ اماء اللہ ۳۳/فیصد ہو اور انصار اللہ ۳۳/فیصد ہو۔ اس طرح آپ چندہ تحریک جدید اور وقف جدید جمع کرنے میں جماعت کی مدد کر سکتے ہیں۔

مہتمم مال نے خدام الاحمدیہ کے بجٹ اور چندہ دہندگان کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب گھانا میں حالات پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ پہلے سے مراد یہ ہے کہ جب مَیں وہاں ہوتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا بجٹ کم از کم اڑھائی ملین تک پہنچ جائے گا۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے۔

مہتمم تجنید کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنی تجنید اپ ڈیٹ کرنے کے لیے زیادہ محنت کرنی ہوگی۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں درست ہوں تو آپ کی تجنید میں صرف دس فیصد خدام شامل ہیں۔ جماعت کی طرف سے جو بیعتوں کی

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عُروہ نے کہا: اے میرے لوگو! میں سفارت کے لیے بادشاہوں کے درباروں میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔
اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی ایسی اطاعت کی جائے جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزاری اس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
’’ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں……
مَیں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔
لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔‘‘

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے وہ غصے ہو گئے اور عُروہ سے کہنے لگے:
اپنے بت لات کو چومتے پھرو یعنی اس کی پوجا کرو، یہ باتیں ہم سے نہ کرو تم۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جائیں گے؟

قریش نقضِ امن کی صورتحال پیدا کرتے رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درگزر فرماتے رہے

آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا ’’آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر (جو اسلام میں بیعت کا طریق ہے) یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا‘‘

جب بیعت ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا
’’یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا، لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔‘‘

صحابہ کرام بیعتِ رضوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ بیعت موت کے عہد کی بیعت تھی یعنی اس عہد کی بیعت تھی کہ ہر مسلمان اسلام کی خاطر اور اسلام کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اور اس بیعت کا خاص پہلو یہ تھا کہ یہ عہد و پیمان صرف منہ کا ایک وقتی اقرار نہیں تھا جو عارضی جوش کی حالت میں کر دیا گیا ہو بلکہ دل کی گہرائیوں کی آواز تھی جس کے پیچھے مسلمانوں کی ساری طاقت ایک نقطہ واحد پر جمع تھی۔

غزوۂ حدیبیہ کے حالات وواقعات اور بیعتِ رضوان کی تفصیلات کا پُراثر بیان
نیز دنیا کے حالات کے پیشِ نظر دعائیں کرنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی یاددہانی

سب سے اہم نکتہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں، اس میں بڑھنے کی کوشش کریں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 نومبر 2024ء بمطابق 22 نبوت 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حدیبیہ کے بارہ میں بیان ہو رہا ہے۔ اس بارہ میں بُدَیل بن وَرْقاء خُزاعی اور دیگر قریش کے قاصدوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر اس وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا۔ جب صحابہ اس جگہ ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خُزاعہ کا ایک نامور رئیس بُدَیل بن وَرْقاء نامی جو قریب ہی کے علاقہ میں آباد تھا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے آیا اور اس نے آپؐ سے عرض کیا کہ مکہ کے رؤساء جنگ کے لیے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا

’’ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور مَیں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔‘‘

اگر میں ان کے مقابلہ میں آ کر مٹ گیا تو قصہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے۔ بُدَیل بن وَرْقاء پر آپؐ کی اس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں کہ میں مکہ جا کر آپ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں۔ آپ نے اجازت دی اور بُدَیل اپنے قبیلہ کے

چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب بُدَیل بن وَرْقاء مکہ میں پہنچا تو اس نے قریش کو جمع کر کے ان سے کہا کہ میں اس شخص یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... کے پاس سے آ رہا ہوں اور میرے سامنے اس نے ایک تجویز پیش کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا ذکر کروں۔ اس پر قریش کے جو شیلے اور غیر ذمہ وار لوگ کہنے لگے کہ ہم اس شخص کی کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں۔'' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں'' مگر اہل الرائے اور ثقہ لوگوں نے کہا ہاں ہاں جو تجویز بھی ہے وہ ہمیں بتاؤ۔ چنانچہ بُدَیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تجویز کا اعادہ کیا۔ اس پر ایک شخص عُرْوَہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت با اثر رئیس تھا اور اس وقت مکہ میں موجود تھا کھڑا ہو گیا اور قدیم عربی انداز میں قریش سے کہنے لگا۔ ''اے لوگو! کیا میں تمہارے باپ کی جگہ نہیں ہوں؟'' ان لوگوں نے کہا ''ہاں''۔ پھر اس نے کہا ''کیا آپ لوگ میرے بیٹوں کی طرح نہیں ہیں؟'' انہوں نے کہا ''ہاں''۔ ہم بھی بیٹوں کی طرح ہیں۔'' پھر عُرْوَہ نے کہا ''کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بے اعتمادی ہے؟'' قریش نے کہا ''ہرگز نہیں'' اس نے کہا ''تو پھر میری یہ رائے ہے کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپ کے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اس تجویز کو قبول کر لیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر مزید گفتگو کروں۔'' قریش نے کہا ''بے شک آپ جائیں اور گفتگو کریں''۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے 755 تا 756)

عُرْوَہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ عُرْوَہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے کَعب بن لُؤَیّ اور عامر بن لُؤَیّ کو حدیبیہ کے پانیوں پر چھوڑا ہے ان کے ساتھ دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں۔ انہوں نے اَحَابِیْش، (احابیش قریش کے حلیف قبائل تھے انہوں نے حبشی نامی پہاڑی کے دامن میں حلف لیا تھا اس لیے ان لوگوں کو احابیش کہا جانے لگا) اور ان کے پیروکاروں کو بلایا ہے۔ کہنے لگا۔ اور انہوں نے چیتے کی کھالیں پہن رکھی ہیں یعنی ان کافروں نے چیتے کی کھالیں پہن رکھی ہیں، جنگ کے لیے تیار ہیں اور وہ قسم کھا چکے ہیں کہ وہ بیت اللہ اور آپ کے درمیان راستہ نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ آپ ان کو ہلاک کر دیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہلاک کر دیں۔ وہ کہنے لگا کہ بیشک آپ اور جن کے ساتھ آپ جنگ کریں گے دو امور میں سے ایک امر طے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگا کہ یا تو آپ اپنی قوم کو ہلاک کر دیں گے اور آج تک یہ نہیں سنا گیا کہ کسی آدمی نے اپنی قوم کو ہلاک کیا ہو اور اپنے گھر والوں کو ہلاک کیا ہو۔ یا وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں وہ آپ کو رسوا کر دیں گے۔ یعنی اس نے اس طرح بھی ڈرانے کی کوشش کی کہ یہ لوگ تو بزدل لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ ہیں۔ کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! مجھے جو مختلف چہرے آپ کے ساتھ نظر آ رہے ہیں، صحابہ پر بڑی بدظنی کی اس نے۔ کہتا ہے کہ مجھے جو چہرے نظر آ رہے ہیں وہ صرف بھاگنے والے ہی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جن کے چہرے کو میں نہیں پہچانتا اور نہ ہی ان کے نسب کو اور اخلاق کو۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ دیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر آپ نے قریش سے جنگ کی تو یہ آپ کو قریش کے حوالے کر دیں گے۔ اس طرح اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متاثر کرنے کی، ڈرانے کی کوشش کی۔ اور وہ آپ کو قیدی بنا لیں گے تو پھر اس سے زیادہ کون سی چیز سخت ہو گی؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے اپنے بت لات کو چومتے پھرو یعنی اس کی پوجا کرو۔ یہ باتیں ہم سے نہ کرو تم۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جائیں گے؟ تو عُرْوَہ نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ابوبکر ہیں۔ تو عُرْوَہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر مجھ پر تیرا ایک احسان نہ ہوتا تو میں اس کا ضرور جواب دیتا۔ کسی زمانے میں عُرْوَہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان بھی تھا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ عُرْوَہ نے دیت ادا کرنے کے لیے تعاون مانگا تھا۔ کسی کو قتل کر دیا تھا اس کی دیت دینی تھی۔ تعاون مانگا تو کسی آدمی نے دو اور کسی نے تین اونٹ دے کر تعاون کیا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس اونٹ دے کر تعاون کیا۔ یہ احسان تھا جو حضرت ابوبکرؓ نے عُرْوَہ پر کیا تھا۔

پھر عُرْوَہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا۔ حضرت مُغِیرہ بن شُعْبَہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار لے کر کھڑے تھے اور اپنے سر پر خَود پہن رکھا تھا۔ عُروہ بات کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ پھر عُرْوَہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تا کہ آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگائے تو حضرت مُغِیرہؓ نے اپنی تلوار کے کونے سے اس کو ہٹا دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو روکو قبل اس کے کہ تلوار تم تک پہنچے کیونکہ کسی مشرک کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ آپؐ کی داڑھی کو چھوئے۔ عُروہ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مُغِیرہ بن شُعْبَہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے۔ اس نے کہا اے بدعہد۔ عُرْوَہ مغیرہ بن شعبہ کو کہنے لگا کہ کیا مَیں نے تیری بدعہدی کی اصلاح کی کوشش نہیں کی تھی اور جس کا حوالہ وہ دے رہا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مغیرہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ گئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور ان کے مال لے لیے اور پھر آئے اور اسلام قبول کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو وہ مَیں قبول کرتا ہوں اور جہاں تک مال کا تعلق ہے تو میرا اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ بخاری کی یہ روایت ہے۔ بہرحال عُرْوَہ نے بھی اس معاملے میں ان کی کوئی مدد کی ہو گی۔ پھر عُرْوَہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو غور سے دیکھنے لگا۔ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے تو صحابہ اس کو ہاتھ پر لے لیتے اور پھر اس کو اپنے چہرے اور سینے پر ملتے۔ جب آپؐ صحابہ کو کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہ فوری طور پر اس کو بجا لاتے۔ جب آپ وضو کرتے تو صحابہ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے۔ کسی بال کو بھی نیچے گرنے نہیں دیتے تھے بلکہ اس کو حاصل کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو نیچا رکھتے اور آپؐ کی تعظیم کی وجہ سے آپؐ کو ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے، نظر اٹھا کے نہیں دیکھتے تھے۔ جب عُروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے سے فارغ ہوا تو آپؐ نے عُرْوَہ سے بھی وہی بات کہی جو بُدَیل بن وَرْقاء سے کہی تھی اور ایک مدت تک صلح کی تجویز پیش کی۔

پھر عُرْوَہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میرے لوگو! میں سفارت کے لیے بادشاہوں کے درباروں میں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی ایسی اطاعت کی جائے جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزاری اس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے۔

کہاں تو وہ آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں سے ڈرانے کے لیے اور کہاں جب یہ نظارے دیکھے تو متاثر ہو کر گیا اور یہی بات پھر اس نے جا کے ان کافروں کو بھی بتائی۔ کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے اصحاب اس کی اتنی عزت کرتے ہوں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ان جیسا کوئی بادشاہ نہیں۔ جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کے ساتھی اس کو اپنے ہاتھ پر لے لیتے ہیں پھر اس کو اپنے مونہوں، سینے پر مل لیتے ہیں اور پھر جب وہ حکم کرتے ہیں تو اس کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کو لینے کے لیے اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کے بالوں کو نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ محفوظ کر لیتے ہیں۔ آپ کے سامنے اس کے ساتھی آہستہ آواز سے کلام کرتے ہیں اور تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے اور کوئی آدمی بھی اجازت کے بغیر بات نہیں کرتا۔ جب وہ اجازت دیتے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ہوتی ہے تو پھر صحابہ بات کرتے ہیں اور اگر اجازت نہ دیں تو ہر ایک خاموش رہتا ہے۔ کہنے لگا کہ اس نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے لہٰذا اسے قبول کر لو۔ کہنے لگا کہ بیشک میں نے اپنی قوم کو محتاط کر دیا ہے اور تم خوب جان لو کہ اگر تم نے اس کے ساتھ تلوار کا ارادہ کر لیا تو وہ بھی تلوار کو تمہارے خلاف استعمال کریں گے اور جب تم ان کے صاحب کو روک دو گے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دو گے تو میں نے اس قوم کو دیکھا ہے وہ اس بات کی بالکل پروا نہیں کریں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کے ساتھ ایسی عورتیں بھی دیکھی ہیں جو اس کو ہمارے سپرد نہیں کریں گی۔ اے میری قوم! اپنی رائے کو بدل لو اور اس کے پاس جاؤ اور تم وہ چیز قبول کر لو جو وہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلح کی پیشکش کی ہے یا عمرے کی بات کی ہے اس کو مان لو۔ کہنے لگا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اس کے ساتھ مجھے یہ خوف بھی ہے کہ تمہاری مدد اس شخص کے خلاف نہیں کی جائے گی جو بیت اللہ کی زیارت کے لیے آیا ہے۔ اس کے پاس قربانی کے جانور ہیں جن کو وہ ذبح کریں گے اور پھر لَوٹ جائیں گے۔ اس پر قریش نے کہا اے ابو یَعفُور! یعنی عُرْوَہ کو کہا۔ یہ بات نہ کرو۔ کیا تیرے علاوہ کسی اَور شخص نے بھی یہ بات کی ہے۔ اس کے برعکس ہم اس کو اس سال واپس بھیج دیں گے اور وہ آئندہ سال آئیں گے۔ تو عُروہ کہنے لگا کہ تم کو سخت مصیبت اٹھانا پڑے گی۔ پھر عُرْوَہ اور اس کے ساتھی طائف کی طرف چلے گئے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 44-45 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد......الخ 2731-2732) (سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 8 صفحہ 93 مطبوعہ دار السلام) (مسند احمد مع حاشیہ سندی جلد 11 صفحہ 207 مکتبہ ادارة الشؤن الاسلامیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی صلح حدیبیہ کے واقعات بیان کیے ہیں۔ آپؓ یہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے طواف کے لیے تشریف لے گئے تو کفارِ مکہ نے خبر پا کر اپنے ایک سردار کو آپ کی طرف روانہ کیا کہ وہ جا کر کہے کہ اس سال آپ طواف کے لیے نہ آئیں۔ وہ

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

طالب دعا : بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

سردار آپ کے پاس پہنچا اور بات چیت کرنے لگا۔ بات کرتے وقت اس نے آپ کی ریشِ مبارک کو ہاتھ لگایا کہ آپ اس دفعہ طواف نہ کریں اور کسی اگلے سال پر ملتوی کر دیں۔’’ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ ہاتھ لگانا کسی بے ادبی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ’’ایشیا کے لوگوں میں دستور ہے کہ جب وہ کسی سے بات منوانا چاہتے ہوں تو منت کے طور پر دوسرے کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں یا اپنی داڑھی کو ہاتھ لگا کر کہتے ہیں کہ دیکھو! میں بزرگ ہوں اور قوم کا سردار ہوں میری بات مان جاؤ۔ چنانچہ اس سردار نے بھی منت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ یہ دیکھ کر ایک صحابی آگے بڑھے اور اپنی تلوار کا ہتھہ مار کر سردار سے کہا: اپنے ناپاک ہاتھ پیچھے ہٹاؤ۔ سردار نے تلوار کا ہتھہ مارنے والے کو پہچان کر کہا تم وہی ہو جس پر میں نے فلاں موقع پر احسان کیا تھا۔ یہ سن کر وہ صحابی خاموش ہو گئے اور پیچھے ہٹ گئے۔ سردار نے پھر منت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سردار کے اس طرح ہاتھ لگانے پر سخت غصہ آ رہا تھا مگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا جس پر اس سردار کا احسان نہ ہو۔’’ یعنی اس کافر سردار نے بہت لوگوں پر احسان کیا ہوا تھا ’’اور اس وقت ہمارا دل چاہتا تھا کہ کاش! ہم میں سے کوئی ایسا شخص ہوتا جس پر اس سردار کا کوئی احسان نہ ہو۔

اتنے میں ایک شخص ہم میں سے آگے بڑھا جو سر سے پاؤں تک خَود اور زِرہ میں لپٹا ہوا تھا اور بڑے جوش کے ساتھ سردار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ہٹا لو اپنا ناپاک ہاتھ۔ یہ حضرت ابوبکرؓ تھے جنہوں نے یہ کہا۔ سردار نے جب ان کو پہچانا تو کہا ہاں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم پر میرا کوئی احسان نہیں ہے۔’’

(ہندوستانی الجھنوں کا آسان ترین حل، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 560)

پھر حُلَیۡس بِن عَلۡقَمَہ کِنَانی جو اَحَابِیۡش کا سردار تھا جیسا کہ میں نے بتایا ہے احابیش قریش کے حلیف قبائل تھے اور انہوں نے حبشی نامی پہاڑی کے دامن میں حلف لیا تھا اس لیے ان کو احابیش کہتے ہیں۔ اس نے کہا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے دو تو قریش نے کہا جاؤ۔ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی سے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں شخص ہے جو ایسے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے جانوروں کا احترام کرتے ہیں اور صحابہ کو فرمایا کہ اس کو دکھانے کے لیے قربانی کے جانور آگے گزارو۔ تو انہوں نے جانوروں کو آگے بھیج دیا۔ جب اس نے وادی کے کنارے ان جانوروں کو دیکھا جن کی گردن میں ہار تھے جن کے زیادہ عرصہ رہنے کی وجہ سے یعنی ہاروں کے زیادہ عرصہ گردن میں رہنے کی وجہ سے ان کی گردن کے بال جھڑ چکے تھے۔ وہ جانور بار بار آوازیں نکال رہے تھے۔ صحابہ نے تلبیہ کہتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور وہ آدھا مہینہ سے یہاں مقیم تھے۔ انہوں نے خوشبو نہیں لگائی ہوئی تھی یعنی صحابہ نے کوئی خوشبو نہیں لگائی ہوئی تھی اور ان کے بال بھی پراگندہ تھے۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اس نے کہا کہ سبحان اللہ! ان لوگوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بیت اللہ سے روکے جائیں۔ فوراً اس کا دل نرم ہو گیا۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ لَخۡم، جُذَام، کِنۡدَہ اور حِمۡیَر قبائل تو حج کریں اور عبدالمطلب کے بیٹے کو روکا جائے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ قریش ان کو بیت اللہ سے روکیں۔ رب کعبہ کی قسم! قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ بیشک یہ لوگ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اس نے مسلمانوں کی حمایت میں یہ بات کہی۔ یہ باتیں سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! اے بنُو کِنَانَہ کے بھائی! بالکل ایسی ہی بات ہے۔ آپ نے اس کو یہ جواب دیا۔ وہ اس قدر متاثر ہوا کہ قریش کی طرف جا کر کہنے لگا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو روکنا جائز نہیں ہے۔ میں نے جانوروں کو دیکھا ہے۔ گلے میں ہاروں کی وجہ سے ان کے بال جھڑ چکے ہیں اور وہ ہار ان کی گردنوں میں کافی دیر سے پڑے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے سر پراگندہ ہو چکے ہیں اور یہ سب اس لیے ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر سکیں اور اللہ کی قسم! ہم نے اس بات پر تم سے معاہدہ نہیں کیا تھا۔ اس نے کافروں کو کہا کہ ہم نے تم سے اس بات پر معاہدہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی ہم نے تم سے اس بات پر عقد کیا ہے کہ تم ہر اس شخص کو روکو گے جو اس بیت اللہ کی حرمت اور تعظیم کو قائم کرنے والا ہو گا اور اس کا حق ادا کرنے والا ہے۔ اور وہ قربانی کے جانور لے کر انہیں ان کے مقام تک لے جانا چاہتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم ان کے راستے کو کعبہ تک جانے کے لیے خالی کر دو ورنہ میں اپنے لوگوں کو لے کر تمہارا ساتھ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔

اس نے کہا ان کو جانے کی، عمرہ کرنے کی اجازت دو۔ قریش نے کہا کہ اے حُلَیۡس! تم خاموش رہو تا کہ ہم اپنی مرضی کی شرائط ان سے منوا لیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قریش نے کہا کہ تُو بیٹھ جا، تُو اَعرابی یعنی دیہاتی ہے تجھے کچھ پتہ نہیں ہے۔ تُو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا ہے اور دیکھا ہے وہ مکر و فریب ہے نعوذ باللہ۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 45 دار الکتب العلمیة بیروت)

اس سفر میں حضرت کَعۡب بن عُجۡرَہ کے لیے احرام میں سر منڈوانے کی رخصت کا ذکر ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ حضرت کَعۡب بن عُجۡرَہ سے روایت ہے کہ ہم حُدَیۡبِیَہ مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم حالتِ احرام میں تھے۔ مشرکین نے ہمارا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میرے بال لمبے تھے، جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آپؐ میرے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ میرا گمان نہ تھا کہ تمہاری یہ اذیت اس قدر زیادہ ہو جائے گی۔ آپ نے مجھے سر منڈوانے کا حکم دیا کہ تم پہلے ہی سر منڈوا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ (البقرہ: 197) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہو گا۔ ایسی حالت میں، تکلیف کی صورت میں یہ کیا جا سکتا ہے، سر منڈوایا جا سکتا ہے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 35 دار الکتب العلمیة بیروت)

اس دوران قریش کا مِکۡرَز بن حَفۡص کو بطور سفیر بھیجنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ قریش سے اجازت لے کر مختلف لوگ بطور سفیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ بہرحال ان میں مِکۡرَز بن حَفۡص کا بھی ذکر ہے۔ اس نے بھی قریش کو کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے دو۔ جب وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ ایک دھوکے باز شخص ہے اور روایت میں فاجر کا لفظ بھی ملتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی وہی بات کی جو عُرۡوَہ اور بُدَیۡل سے کی تھی۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان کو ان باتوں کی خبر دی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس معاملے میں حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہؓ کو قریش کی طرف بھیجنے کا ذکر بھی ملتا ہے یعنی آپ نے اپنا بھی ایک سفیر بھیجا۔ محمد بن اسحاق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہ کو قریش کی طرف بھیجا۔ اس اونٹ کا نام ثَعۡلَب تھا تا کہ قریش کے لوگوں تک وہ پیغام پہنچا دیں جس کے لیے وہ آئے ہیں تو عکرمہ بن ابی جہل نے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ عِکۡرِمہ نے اس نمائندے کے قتل کا بھی ارادہ کیا لیکن احابیش نے روک دیا تو انہوں نے حضرت خِراش کو جانے دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے اور جو اُن کے ساتھ ہوا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 46 دار الکتب العلمیة بیروت)

بہرحال قریش نقضِ امن کی صورتحال پیدا کرتے رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درگزر فرماتے رہے۔

اس کی تفصیل میں ایک جگہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ ’’قریشِ مکہ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے جوش میں اندھے ہو کر اس بات کا بھی ارادہ کیا کہ اب جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مکہ سے اس قدر قریب اور مدینہ سے اتنی دور آئے ہوئے ہیں تو ان پر حملہ کر کے جہاں تک ممکن ہو نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لیے انہوں نے چالیس پچاس آدمیوں کی ایک پارٹی حدیبیہ کی طرف روانہ کی اور اس گفت وشنید کے پردے میں جو اس وقت فریقین میں جاری تھی ان لوگوں کو ہدایت دی کہ اسلامی کیمپ کے اردگرد گھومتے ہوئے تاک میں رہیں اور موقع پا کر مسلمانوں کا نقصان کرتے رہیں۔ بلکہ بعض روایتوں سے یہاں تک پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ تعداد میں اسّی تھے اور اس موقع پر قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی بھی سازش کی تھی مگر بہرحال خدا کے فضل سے مسلمان اپنی جگہ ہوشیار تھے۔ چنانچہ قریش کی اس سازش کا راز کھل گیا اور یہ لوگ سب کے سب گرفتار کر لیے گئے۔ مسلمانوں کو اہلِ مکہ کی اس حرکت پر جو اَشۡهُرِ حرم میں اور پھر گویا حرم کے علاقہ میں کی گئی، سخت طیش تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو معاف فرما دیا اور مصالحت کی گفتگو میں روک نہ پیدا ہونے دی۔’’

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 759-760)

پھر یہ ذکر ملتا ہے۔ بڑا مشہور واقعہ ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بطور سفیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھجوایا۔

علامہ بیہقی نے عُروہ سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بلایا تا کہ انہیں قریش کی طرف بھیجیں تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش میری دشمنی سے واقف ہیں۔ اس لیے مجھے اپنی جان پر خوف ہے اور بنو عَدِی میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میری حفاظت کرے۔ اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپ چاہتے ہیں تو میں چلا جاتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ نہ کہا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میں آپ کو ایک ایسے شخص کا بتلاتا ہوں جس کی مکہ میں مجھ سے زیادہ عزت ہے اور زیادہ بڑا خاندان ہے جو اس کی حفاظت کریں گے اور وہ آپ کے پیغام کو جو آپ چاہتے ہیں پہنچا دیں گے اور وہ شخص حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کسی جان کے خوف سے یہ بات نہیں کہی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران: 134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

طالبِ دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

انہوں نے کہا تھا میں جاؤں گا تو مجھے ماردیں گے اور جو پیغام پہنچانے کا مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوگا۔ ایک فتنہ پیدا ہو جائے گا اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں نہ جاؤں، حضرت عثمان جائیں۔ تو بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور فرمایا تم قریش کے پاس جا کر انہیں خبر دو کہ ہم قتال کرنے کے لیے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد5 صفحہ 46 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس کی تفصیل سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھی ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے...... حضرت عثمانؓ سے ارشاد فرمایا کہ وہ مکہ جائیں اور قریش کو مسلمانوں کے پرامن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں اور آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی طرف سے ایک تحریر بھی لکھ کر دی جو رؤساء قریش کے نام تھی۔ اس تحریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آنے کی غرض بیان کی اور قریش کو یقین دلایا کہ ہماری نیت صرف ایک عبادت کا بجالانا ہے اور ہم پُرامن صورت میں عمرہ بجالا کر واپس چلے جائیں گے۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ سے یہ بھی فرمایا کہ مکہ میں جو کمزور مسلمان ہیں انہیں بھی ملنے کی کوشش کرنا اور ان کی ہمت بڑھانا اور کہنا کہ ذرا اور صبر سے کام لیں۔ خدا عنقریب کامیابی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔‘‘ بڑا یقین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

’’یہ پیغام لے کر حضرت عثمانؓ مکہ میں گئے اور ابوسفیان سے مل کر جو اس زمانہ میں مکہ کا رئیسِ اعظم تھا اور حضرت عثمانؓ کا قریبی عزیز بھی تھا اہلِ مکہ کے ایک عام مجمع میں پیش ہوئے۔ اس مجمع میں حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پیش کی جو مختلف رؤساء قریش نے فرداً فرداً بھی ملاحظہ کی مگر باوجود اس کے سب لوگ اپنی اس ضد پر قائم رہے کہ بہر حال مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حضرت عثمانؓ کے زور دینے پر قریش نے کہا کہ اگر تمہیں زیادہ شوق ہے تو ہم تم کو ذاتی طور پر طوافِ بیت اللہ کا موقع دے دیتے ہیں۔‘‘ حضرت عثمانؓ کو آفر کی کہ آپ کر لیں طواف۔ ’’مگر اس سے زیادہ نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ تو مکہ سے باہر روکے جائیں اور مَیں طواف کروں؟ مگر قریش نے کسی طرح نہ مانا اور بالآخر حضرت عثمانؓ مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔ اس موقع پر مکہ کے شریر لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ انہوں نے غالباً اس خیال سے کہ اس طرح ہمیں مصالحت میں زیادہ مفید شرائط حاصل ہو سکیں گے حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہلِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔‘‘

یہ خبر جب پہنچی تو پھر وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بیعت لی جو بیعتِ رضوان کہلاتی ہے۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ ’’یہ خبر‘‘ یعنی حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ’’حدیبیہ میں پہنچی تو مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہوا کیونکہ عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور معزز ترین صحابہ میں سے تھے اور مکہ میں بطور اسلامی سفیر کے گئے تھے۔ اور یہ دن بھی اشہرِ حرم کے تھے اور پھر مکہ خود حرم کا علاقہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے انہیں ایک ببول (کیکر) کے درخت کے نیچے جمع کیا۔ اور جب صحابہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے اس خبر کا ذکر کر کے فرمایا کہ ’’اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قَسم! ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔‘‘

پھر آپؐ نے صحابہ سے فرمایا ’’آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر (جو اسلام میں بیعت کا طریق ہے) یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔‘‘

اس اعلان پر صحابہ بیعت کے لیے اس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور ان چودہ پندرہ سو مسلمانوں کا (کہ یہی اس وقت اسلام کی ساری پونجی تھی) ایک ایک فرد اپنے محبوب آقا کے ہاتھ پر گویا دوسری دفعہ بِک گیا۔

جب بیعت ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا ’’یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا، لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔‘‘ اس طرح یہ بجلی کا سا منظر اپنے اختتام کو پہنچا۔

اسلامی تاریخ میں یہ بیعت ’’بیعت رضوان‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔ یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔

قرآن شریف نے بھی اس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا (الفتح:19) یعنی ’’اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا مسلمانوں سے جب کہ اے رسول! وہ ایک درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے کیونکہ اس بیعت سے ان کے دلوں کا مخفی اخلاص خدا کے ظاہری علم میں آ گیا سو خدا نے بھی ان پر سکینت نازل فرمائی اور انہیں ایک قریب کی فتح کا انعام عطا کیا۔‘‘

صحابہ کرامؓ بھی ہمیشہ اس بیعت کو بڑے فخر سے اور محبت کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے اور ان میں سے اکثر بعد میں آنے والے لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ تم تو مکہ کی فتح کو فتح شمار کرتے ہو۔‘‘ بڑا سمجھتے ہو ’’مگر ہم بیعتِ رضوان ہی کو فتح خیال کرتے تھے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ یہ بیعت اپنے کوائف کے ساتھ مل کر ایک نہایت عظیم الشان فتح تھی۔ نہ صرف اس لیے کہ اس نے آئندہ فتوحات کا دروازہ کھول دیا بلکہ اس لیے بھی کہ اس سے اسلام کی اس جاں فروشانہ روح کا جو دین محمدیؐ کا گویا مرکزی نقطہ ہے ایک نہایت شاندار رنگ میں اظہار ہوا اور فدائیانِ اسلام نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ وہ اپنے رسول اور اس رسول کی لائی ہوئی صداقت کے لیے ہر میدان میں اور اس میدان کے ہر قدم پر موت وحیات کے سودے کے لیے تیار ہیں۔ اسی لیے صحابہ کرامؓ بیعتِ رضوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ بیعت موت کے عہد کی بیعت تھی یعنی اس عہد کی بیعت تھی کہ ہر مسلمان اسلام کی خاطر اور اسلام کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اور اس بیعت کا خاص پہلو یہ تھا کہ یہ عہد و پیمان صرف منہ کا ایک وقتی اقرار نہیں تھا جو عارضی جوش کی حالت میں کر دیا گیا ہو بلکہ دل کی گہرائیوں کی آواز تھی جس کے پیچھے مسلمانوں کی ساری طاقت ایک نقطہ واحد پر جمع تھی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 760 تا 763)

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر اور بیعت رضوان کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ نے بھی فرمایا ہے۔ آپ اپنی ایک تقریر میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو جمع کیا‘‘ جب حضرت عثمان کے واقعہ کی اطلاع ملی ’’اور فرمایا سفیر کی جان ہر قوم میں محفوظ ہوتی ہے۔ تم نے سنا ہے کہ عثمانؓ کو مکہ والوں نے مار دیا ہے۔ اگر یہ خبر درست نکلی تو ہم بزور مکہ میں داخل ہوں گے (یعنی ہمارا پہلا ارادہ کہ صلح کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں گے جن حالات کے ماتحت تھا وہ چونکہ تبدیل ہو جائیں گے اِس لیے ہم اِس ارادہ کے پابند نہ رہیں گے) جو لوگ یہ عہد کرنے کے لیے تیار ہوں کہ اگر ہمیں آگے بڑھنا پڑا تو یا ہم فتح کر کے لوٹیں گے یا ایک ایک کر کے میدان میں مارے جائیں گے وہ اس عہد پر میری بیعت کریں۔ آپ کا یہ اعلان کرنا تھا کہ پندرہ سو زائر جو آپ کے ساتھ آیا تھا یکدم پندرہ سو سپاہی کی شکل میں بدل گیا اور دیوانہ وار ایک دوسرے پر پھاندتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر دوسروں سے پہلے بیعت کرنے کی کوشش کی۔ یہ بیعت تمام اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور درخت کا عہد نامہ کہلاتی ہے کیونکہ جس وقت بیعت لی گئی اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد20 صفحہ 307-308)

صلح حدیبیہ کے حوالے سے مزید ان شاء اللہ کچھ اور تفصیل ہے جو آئندہ بیان کروں گا۔

اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ یوکرین اور روس کی جنگ پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ دھمکیاں مل رہی ہیں یورپ کے باقی ملکوں کو بھی۔ اکثر جو عقل رکھنے والے اور امن پسند لوگ، لیڈر ہیں اس بارے میں پریشان بھی ہیں۔ بہر حال دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور یہ لوگ جنگ میں ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جن کے استعمال سے آئندہ نسلیں متاثر ہوتی ہوں۔

مسلمان ممالک کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور وہ لوگ بھی حق پہچاننے والے ہوں۔ اللہ ان کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔

دوسرے اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ حالات جس طرح تیزی سے بگڑے ہیں اور بگڑ رہے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے پہلے ہی لوگوں میں توجہ ہے لیکن مزید دوبارہ یاددہانی کرا دوں کہ گھروں میں دو، تین مہینے کا راشن رکھنے کی کوشش کریں لیکن سب سے اہم نکتہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں بڑھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر ۲۰۲۴ء، صفحہ ۲ تا ۶)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے

اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

خطاب

ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے۔ہم نے دنیا کو سیدھی راہ دکھانی ہے۔ہم نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے۔
ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والا بنانا ہے۔
اس کے لیے ہمیں اپنی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا ہوگا،اپنی نسلوں کی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا ہوگا
اور جب یہ ہوگا تو پھر ایک انقلاب ہوگا جو ہم دنیا میں پیدا کر سکیں گے

عبادت کا بہترین طریق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز کی ادائیگی ہے۔یعنی پانچ فرض نمازیں اور پھر نوافل

اس زمانے میں بھی ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمائی ہیں جو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے والی ہیں

بچے کے بگڑنے کی وجہ ماں باپ کے رویے ہیں۔ان کے اللہ تعالیٰ سے تعلق کی دُوری ہے اور ان کے دین کی تربیت کا صحیح حق ادا نہ کرنے کی وجہ ہے

بچے جب ہوش کی عمر میں آتے ہیں تو ماں باپ کے نمونے بھی دیکھتے ہیں۔
اگر وہ ماں باپ نیک نمونے دکھانے والے ہیں،اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے ہیں،ایمان میں پختہ ہیں تو بچے بھی دین کی طرف مائل ہوتے ہیں ورنہ دور ہٹتے چلے جاتے ہیں

اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لیے بھی اور اپنے بچوں کا مستقبل اور عاقبت سنوارنے کے لیے بھی دعاؤں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔
اپنی نمازوں کی حفاظت کی ضرورت ہے

اپنے آپ کو جماعت میں شامل کرنے کے مقصد کو سامنے رکھیں۔
جماعت میں شامل ہوئی ہیں تو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے خدا سے زندہ تعلق جوڑنے کی کوشش کریں

یاد رکھیں!اگر خود ہم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے،ماں باپ نے اس کا حق ادا نہ کیا اور دنیا کے جھمیلوں میں پڑ گئے تو پھر اگلی نسل کی کوئی ضمانت نہیں

جب بچے بگڑ گئے تو پھر خیال ہوتا ہے کہ ہماری گھریلو ناچاقیاں ہیں لیکن جب یہ خیال آیا اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔
پس دونوں کو اپنے مستقبل کے بارہ میں سوچنا چاہیے،بچوں کے مستقبل کے بارہ میں سوچنا چاہیے

خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کر لیں تو خود بھی ہم بچ سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا سکتے ہیں۔
خدا کرے کہ ہر ماں اپنے بچوں کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دے کہ بغیر خدا کے نہ ہماری دنیا ہے نہ عاقبت ہے۔
پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس کی عبادت کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانو

عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند کرنے کے لیے نہیں ہیں،اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے نہیں کہا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کو کچھ حاصل ہوتا ہے،اللہ تعالیٰ کا مقام اس سے بلند نہیں ہوتا
بلکہ یہ عبادتیں خود اس عبادت کرنے والے کی دنیا و عاقبت کو سنوارنے والی ہوتی ہیں

اگر ماں یا باپ یا ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے نمونے قائم کر کے تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہا اور بچوں کے لیے دعا نہیں کر رہا
تو پھر بچوں کے بگڑنے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔
پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس طرف ہمیشہ توجہ دینے کی ضرورت ہے

پس ہر عورت کو،ہر مرد کو،مرد بھی میرے مخاطب ہیں،ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے اور ہر بچی کو بھی جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور ہر لڑکے کو بھی جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکا ہے یہ احساس ہونا چاہیے اور ان کو احساس دلانا چاہیے کہ یہ برائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی اس لیے ان سے بچنا ہے۔

ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہو جائے وہ لغویات میں شامل ہے

احمدی بچیاں اپنی عصمت کی خاطر،اپنی عزت کی خاطر،اپنے خاندان کے وقار کی خاطر،اپنی جماعت کے تقدس کو مدنظر رکھتے ہوئے
اپنے خدا کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ان چیزوں سے بچیں اور ہر احمدی مرد اور لڑکے بھی ان باتوں سے بچیں۔

ہر عورت اور ہر بچی یہ کوشش کرے کہ اس نے دنیا کو متاثر کرنا ہے۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قدموں میں لے کے آنا ہے۔ یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے۔ یہی ایک احمدی کا وہ فرض ہے جس کے لیے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

دورِ حاضر میں تربیتِ اولاد میں درپیش چیلنجز نیز والدین بالخصوص والدہ کی ذمہ داریوں کا پُر معارف بیان

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے موقع پر مستورات کے اجلاس سے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جولائی 2024ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن، ہمپشئر، یوکے)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا ہوتا دیکھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے بن گئے۔ پس یہ بات ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہونی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ ہوتی ہے اور عبادت کا بہترین طریق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز کی ادائیگی ہے۔

یعنی پانچ فرض نمازیں اور پھر نوافل۔ یہ حکم مردوں عورتوں دونوں کے لیے ہے۔ صحابیاتؓ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی سند حاصل کی ان کے متعلق تو روایات میں آتا ہے کہ عبادتوں میں بعض مردوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ساری ساری رات عبادت کرتی تھیں اور دن میں روزے رکھتی تھیں یہاں تک کہ مردوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کو اس طرح عبادت سے روکنے کے لیے عرض کرنی پڑی کیونکہ اسلام ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دیتا ہے۔ بچوں کے بھی حق ہیں۔ گھر کے بھی حق ہیں۔ خاوند کے بھی حق ہیں جو ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر دن اور رات اس طرح عبادتوں میں مصروف رہیں تو یہ حقوق ادا نہیں ہو سکتے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ پرانی باتیں نہیں ہیں۔

اس زمانے میں بھی ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمائی ہیں جو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے والی ہیں۔

بہت ساری ایسی مثالیں ہیں لیکن اس وقت میں صرف حضرت اماں جان کی مثال دیتا ہوں۔ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری شادی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوئی اور ان سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مبشر اولاد دی یعنی وہ اولاد جس کی خصوصیات کا اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپؑ کو علم دے دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اولاد ان خصوصیات کی حامل بن کر پیدا ہوئی ہے۔ بہرحال اس وقت میں حضرت اماں جانؓ کی عبادت کے معیار اور باقاعدگی اور اس کی دوسروں کو تلقین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آپؓ کو عورتیں ملنے آیا کرتی تھیں۔ آپؓ کے بارے میں اکثر عورتوں نے یہ بیان کیا کہ جب بھی ہم آپ کو ملنے جاتے تا کہ حضرت اماں جانؓ کے روحانی اور علمی مائدے سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ مجلس عورتوں کی عام باتوں اور گپ شپ اور ایک دوسرے کے متعلق منفی باتیں کرنے کی مجلس نہیں ہوا کرتی تھی بلکہ روحانی اور علمی باتیں ہوتی تھیں اور روایات بیان کرنے والی کہتی ہیں کہ دورانِ مجلس جب اذان کی آواز آتی تو حضرت اماں جانؓ فوری وہ باتیں چھوڑ کر حالانکہ وہ باتیں دینی باتیں ہو رہی ہوتی تھیں، روحانی باتیں ہو رہی ہوتی تھیں لیکن سب باتیں ختم کر کے فرمایا کرتی تھیں کہ میں اندر جا کے نماز پڑھ رہی ہوں تم لوگ بھی نماز پڑھ لو اور پھر نماز سے واپس آ کر پوچھتیں کہ تم نے نماز پڑھی ہے؟ اکثر خواتین تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھنے والی تھیں۔

بعض دفعہ بعض خواتین اپنے چھوٹے بچوں کی وجہ سے عذر بھی پیش کر دیتی تھیں۔ ایک خاتون ایسے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ حضرت اماں جانؓ اندر سے نماز پڑھ کر جب واپس آئیں تو پوچھا کہ نماز پڑھ لی؟ وہ خاتون کہتی ہیں کہ میری گود میں چھوٹا بچہ تھا اور بچے کے پیشاب وغیرہ کی وجہ سے شبہ تھا کہ میرے کپڑے گندے نہ ہوں تو میں نے کہا کہ مجھے شبہ ہے شاید بچے کی وجہ سے میرے کپڑے صاف نہ ہوں تو مَیں گھر جا کر نماز پڑھ لوں گی۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا کہ اپنے نفس کے بہانوں کو بچوں پر نہ ڈالا کرو۔ بچے اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں ان کو انعام سمجھو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں روک نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے کہ میرے کپڑے گندے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت حضرت اماں جانؓ از صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ صفحہ 22 شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تو ایسی مائیں جو اس طرح کے عذر تلاش کرتی ہیں ان کے لیے نصیحت ہے کہ بچوں کو انعام سمجھیں اور بچوں کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنی عبادت کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے، وہ جب دیکھے کہ یہ بچہ میری عبادت میں روک بن رہا ہے تو پھر وہ واپس بھی لے سکتا ہے۔ یا پھر کسی ایسی مشکل میں عورت کو ڈال سکتا ہے جو ساری عمر کے لیے بے چینی کا باعث بنے۔

(اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود ایک بچی گر گئی تو حضور انور ایدہ اللہ نے صدر صاحبہ لجنہ کو فرمایا کہ دیکھ لیں اگر یہ کوئی مریضہ ہے تو پھر باہر لے جائیں)۔

پس بڑے خوف سے اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہو کر بچوں کی پیدائش کے بعد عبادتوں کی طرف ہر ماں کو توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ پہلے تم لوگ مرد اور عورت دونوں صحت مند بچے کی دعا مانگتے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ بچہ دے دیتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شریک بنا لیتے ہو۔ بچپن میں نہیں تو بڑے ہو کر بچے پھر ماں باپ کے مقابلے میں بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ پھر لوگ خط لکھتے ہیں، افسوس کرتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہوا، ہمارا بچہ بگڑ گیا۔ حالانکہ ان کو پتہ ہے کہ بچے کے بگڑنے کی وجہ ماں باپ کے رویے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق کی دُوری ہے اور ان کے دین کی تربیت کا صحیح حق ادا نہ کرنے کی وجہ ہے۔

اگر بچپن سے ہی بچوں کے لیے دعا کریں اور ان کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں، اور جن ماؤں کے یہ نمونے ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ ان کے بچے نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں اور ماں باپ کے بھی اطاعت گزار ہوتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ بچے جب ہوش کی عمر میں آتے ہیں تو ماں باپ کے نمونے بھی دیکھتے ہیں۔ اگر وہ ماں باپ نیک نمونے دکھانے والے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے ہیں، ایمان میں پختہ ہیں تو بچے بھی دین کی طرف مائل ہوتے ہیں ورنہ دور ہٹتے چلے جاتے ہیں۔

بچے سوال لکھ کر مجھے بھیج دیتے ہیں، پوچھتے بھی ہیں کہ ہم کیوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں؟ اگر ماں باپ نے بچپن سے ہی ان کے کان میں ڈالا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزاری کے لیے اور شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور پھر گھر کے ماحول کو بھی ایسا رکھیں کہ دینی سوالوں کے جواب دیں تو پھر یہ سوال بچوں کے دل میں پیدا نہ ہوں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب خود بھی ماں باپ علاوہ عبادتوں کی طرف توجہ دینے کے اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں لیکن عموماً دیکھا گیا ہے کہ اس طرف ماں باپ کی توجہ نہیں ہے۔ ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

باپ کو پیسہ کمانے اور باہر کی دنیا سے دلچسپی ہے۔ اس کو اسی سے فرصت نہیں ہے اور ماں کو بھی، بہت ساری ایسی مائیں ہیں جن کو اپنی مجلسیں جمانے سے فرصت نہیں۔ ڈراموں اور فضول پروگراموں کو دیکھنے سے فرصت نہیں یا پھر یہ بھی ہے کہ آجکل کی دنیا میں کمانے کی، دولت کمانے کی جو دوڑ لگی ہوئی ہے اس میں یہ بھول جاتی ہیں کہ ہماری بنیادی ذمہ داریاں کیا ہیں اور دنیا کمانے کی طرف توجہ شروع ہو جاتی ہے۔ اگر قناعت ہو تو جو ملتا ہے اس میں بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو اپنا سب سے بڑا سرمایہ سمجھیں۔ تو ایسی مائیں پھر بچوں کے حق بھی مار رہی ہوتی ہیں۔ جب بچے گھر آئیں تو ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ اسی طرح عبادتوں کا حق ادا نہ کر کے اللہ تعالیٰ کا حق بھی مار رہی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حق بھی اس کا جو تقاضا ہے اس طرح ادا نہیں کر رہی ہوتیں۔ پس اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لیے بھی اور اپنے بچوں کا مستقبل اور عاقبت سنوارنے کے لیے بھی دعاؤں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

اس بات کو اپنے بچوں کے ذہنوں میں اچھی طرح راسخ کرنے اور بٹھانے کی ضرورت ہے اور یہ چیز ایک مومنہ مسلمان احمدی عورت کا وصف ہونا چاہیے ورنہ زمانے کے امام کو ماننے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہیں۔ پس اپنے آپ کو جماعت میں شامل کرنے کے مقصد کو سامنے رکھیں۔ جماعت میں شامل ہوئی ہیں تو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے خدا سے زندہ تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔

پھر یہی نہیں کہ صرف اپنا تعلق جوڑنا ہے بلکہ اپنے بچوں کا بھی تعلق جوڑنا ہے۔ لڑکے ہوں یا لڑکیاں ان کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے والا بنانا ہے اور یہ اسی صورت میں ہے کہ بچوں سے بھی آپ کا ایسا دوستانہ تعلق ہو کہ وہ ہر بات آپ سے کریں۔ آجکل جس طرح دنیا میں لغویات سکھائی جا رہی ہیں ان حالات میں ضروری ہے کہ ماں باپ کو بچوں کی ہر حرکت اور ہر مجلس کا علم ہو اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ان میں یہ اعتماد ہو کہ ہم اپنے ماں باپ سے بات کریں گے تو وہ ہماری باتیں سن کر ہماری اصلاح کے لیے ہماری بہتری کے لیے ہمیں سمجھائیں گے۔

(مجھے لگتا ہے کہ گونج پیدا ہو رہی ہے۔ ساؤنڈ سسٹم والے یہ دیکھ لیں)

بہرحال ان حالات میں اصلاح کے لیے ماں باپ کا کردار بہت اہم ہے جبکہ دنیا میں ہر طرف لغویات پھیلی ہوئی ہیں اور سکولوں میں بھی ایسا ماحول ہے جہاں بچے دنیاوی تعلیم تو بیشک حاصل کرتے ہیں لیکن لغویات کی طرف بھی ان کی بہت توجہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھیں! اگر خود ہم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، ماں باپ نے اس کا حق ادا نہ کیا اور دنیا کے جھمیلوں میں پڑ گئے تو پھر اگلی نسل کی کوئی ضمانت نہیں۔

بعض عورتوں کے بڑے درد بھرے خط ہوتے ہیں، خود بھی آ کر بیان کر دیتی ہیں کہ سب بچے، لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی، مختلف برائیوں میں پڑ گئے ہیں اور معاشرے کی برائیوں کے اندر بہت زیادہ ڈوب گئے ہیں اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہوتی ہے کہ میاں بیوی کی آپس کی چپقلش ہے۔ دنیا کی باتوں میں الجھنے اور دین کو پیچھے کرنے کی وجہ سے آپس میں ان کی چپقلشیں ہوتی ہیں، خواہشات بڑھی ہوئی ہوتی ہیں، خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ ہر ایک اپنے حق کو فوقیت دے کر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عورت کہتی ہے یہ میرا حق ہے، مرد کہتا ہے یہ میرا حق ہے اور نقصان بچوں کا ہو رہا ہوتا ہے اور یہ بھول جاتے ہیں کہ بچوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپس میں مل جل کر ادا ہو سکتے ہیں۔ نہ عورت اس طرف توجہ دیتی ہے، نہ مرد اس طرف توجہ دیتا ہے۔

جب بچے بگڑ گئے تو پھر خیال ہوتا ہے کہ ہماری گھریلو ناچاقیاں ہیں لیکن جب یہ خیال آیا اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ پس دونوں کو اپنے مستقبل کے بارہ میں سوچنا چاہیے، بچوں کے مستقبل کے بارہ میں سوچنا چاہیے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار نکاح کے وقت تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس میں، نکاح کے خطبہ میں، یہ بھی فرمایا کہ اپنے مستقبل کو دیکھو۔ اس طرف دیکھنے کی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔

پس بعد میں رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کر لیں تو ہم خود بھی بچ سکتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہر ماں اپنے بچوں کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دے کہ بغیر خدا کے نہ ہماری دنیا ہے نہ عاقبت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس کی عبادت کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانو۔

اگر دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے تو پھر آپ بہت حد تک اس فکر سے آزاد ہو جائیں گی کہ باہر کے ماحول کے زیر اثر ہمارے بچے مذہب سے دور نہ ہو جائیں۔ بہرحال یہ ماؤں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہاں بچے پڑھ لکھ کر دنیاوی لحاظ سے قابل بن جائیں تو یہ کافی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، جب ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم حقیقی اسلام کی پہچان کرنے والے بنیں گے تو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ پھر ہم نے اس عہد کو پورا بھی کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کر کے ہی ہم اپنے ایمان کی مضبوطی کا دعویٰ کر سکتے ہیں ورنہ اگر کمزور حالت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی پروا نہیں کرتا۔ پس بڑی توجہ اور خوف سے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نمازوں کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ۔ (العنکبوت:46) یعنی یقیناً نماز تمام بری باتوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے نہ کہ دنیا دکھاوے کے لیے اور نہ ہی گلے پڑا ایک فرض سمجھ کر اس کو اتارا جائے۔ جلدی جلدی نماز ختم کر لی۔ ایسی نمازیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کاہلی اور سستی سے ادا کی گئی نمازیں ہیں جو بغیر توجہ کے ادا کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے تو پھر ایسی نمازوں کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔ پس بہت خوف کا مقام ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند کرنے کے لیے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے نہیں کہا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کو کچھ حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا مقام اس سے بلند نہیں ہوتا بلکہ یہ عبادتیں خود اس عبادت کرنے والے کی دنیا و عاقبت کو سنوارنے والی ہوتی ہیں کیونکہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے تمہاری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تمہیں ضرورت ہے۔ پس آپ جن کے ہاتھوں میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لیے بھی اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں تا کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ یہ دیکھیں کہ یہ تعلق پیدا ہو رہا ہے کہ نہیں۔ ہر موقع پر آپ کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کی عمر کے ساتھ ساتھ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ان کی دینی ماحول میں تربیت ہو رہی ہے اور کس حد تک ان کا دین سے تعلق پیدا ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے۔

بعض لوگ اظہار کرتے ہیں، خاص طور پر مائیں یہ اظہار کرتی ہیں کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک عمر کے بعد بچے اس طرح دین کی طرف توجہ نہیں دیتے جس طرح پہلے دے رہے ہوتے ہیں۔ تیرہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں لڑکے لڑکیاں بہت حد تک دین سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں لیکن جب وہ جوانی کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ایک دم جماعت سے بھی ہٹ جاتے ہیں، دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہو جاتے ہیں اور معاشرے کے گند میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ کر جب یہاں کا قانون آزادی دے دیتا ہے تو گھروں سے نکل بھی جاتے ہیں، اس میں لڑکیاں بھی شامل ہیں، لڑکے بھی شامل ہیں۔ بہرحال یہ جو ماں باپ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں کیا ہوتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا اس کی وجہ یہی ہے کہ ماں باپ بچوں سے صحیح تعلق نہیں رکھتے اور ایک عمر کے بعد پھر بچے باہر کے ماحول سے متاثر ہو کر اپنی خاندانی عزت اور وقار اور اپنے گھر کی عزت اور وقار کو بھول جاتے ہیں، خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ جو باہر کی دنیا ہے وہی اصل دنیا ہے اور اسی کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہے لیکن اس کے لیے بھی دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر ماں یا باپ یا ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے نمونے قائم کر کے تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہا اور بچوں کے لیے دعا نہیں کر رہا تو پھر بچوں کے بگڑنے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس طرف ہمیشہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر گھروں کے ماحول کو جب آپ پاک کر لیں گی تو پھر آپ اس کوشش میں بھی رہیں گی کہ زمانے کی لغویات اور فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثر انداز نہ ہوں کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو ان پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو ختم کر دیتی ہیں، گھن کی طرح کھا جاتی ہیں۔ یہاں اس معاشرے میں جس کو آجکل تہذیب یافتہ معاشرہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہاں ترقی یافتہ ملکوں کی ہر چیز تہذیب یافتہ نہیں، بعض باتیں ایسی سکھائی جاتی ہیں جو آزادی کے نام پر تہذیب سے دور لے جانے والی ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، برائیوں میں ڈالنے والی ہیں۔ یہی بعض لوگ جو یہاں کے بڑے ترقی یافتہ لوگ کہلاتے ہیں لہو ولعب میں پڑے ہوئے ہیں اور برائیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ان برائیوں کو یہ آزادی سمجھتے ہیں۔ آزادیٔ خیال اور آزادیٔ ضمیر کے نام پر سڑکوں، گلیوں، بازاروں میں بیہودہ حرکتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ آجکل گرمی کے دن ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ نہ ہونے کے برابر لباس ہے۔ ان ننگے لباسوں کو یہ لوگ، یہ دنیادار تہذیب کہتے ہیں، آزادی کہتے ہیں اور فرانس وغیرہ میں تو اب اس کی پابندی ہے کہ اگر ہمارے ملکوں میں رہنا ہے تو ہماری طرح بنو۔ کسی قسم کا حجاب بھی منع ہے۔ حالانکہ انہی ملکوں میں چند سو سال پہلے یا کچھ دہائیاں پہلے بھی شرافت تھی تو اکثریت ڈھکے ہوئے لباس پہنا کرتی تھی۔ ان کے لباس مناسب ہوتے تھے۔ اب کہنے کو تو یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑے تہذیب یافتہ ہیں، ہم ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہیں اور اس وجہ سے ہم بڑی ترقی کر گئے ہیں لیکن یہ ننگ جو ہے ان کو تہذیب سے دور لے جا رہا ہے، جو اس تہذیب سے دور لے جا رہا ہے جو برائیوں کو روکنے والی ہے۔ غیر ترقی یافتہ ملکوں میں، جنگلوں میں رہنے والے لوگوں کی حالت جب ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ لباس نہیں پہنتے یا کم لباس ہوتا ہے تو انہیں یہی لوگ غیر تہذیب یافتہ کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے ان کی علمی قابلیت اتنی زیادہ نہیں ہوتی لیکن پھر بھی ان میں تہذیب ہے۔ اپنے مطابق تو ان کی تہذیب ہے۔ اگر وہاں ان کے رواج ہیں تو وہ اپنے موسم کے لحاظ سے ان کے بعض رواج ہیں لیکن بہرحال یہ لوگ ان کو غیر تہذیب یافتہ لوگ اس لیے کہتے ہیں اور ایک وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دیکھو جی یہ ننگے رہتے ہیں لیکن وہی حرکتیں لباس کے لحاظ سے اپنے ننگ کو ڈھانکنے کے لحاظ سے اس میں کمی کے لحاظ سے جب ان میں ظاہر ہوتی ہیں تو یہ لوگ اس کو پھر تہذیب کہتے ہیں اور ہم لوگ ایسے لوگ ہیں ہم میں سے جن میں احساس کمتری ہے وہ ان کی باتوں کو تہذیب سمجھ کر اس میں مبتلا ہونے کی کوشش کرتے ہیں یا آزادی کے نام پر ان کی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس اگر ہمارے گھروں میں دینی ماحول ہوگا، اگر ہماری دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی تو ہم ان چیزوں سے بچنے والے ہوں گے۔ پس آجکل کے ماحول میں خاص طور پر اس بات پر نظر رکھیں۔ یہ لغویات جو ہیں ہمارے گھروں میں بھی بہت زیادہ آ گئی ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ سے، ٹی وی کے ذریعہ سے اب تو ہر ایک کے ہاتھ میں آئی فون یا آئی پیڈ یا ٹیبلٹس وغیرہ ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے کوئی بھی گندی اور لغو فلمیں اور ننگی تصویریں دیکھ سکتے ہیں اور یہی چیز دجال کی وہ چالیں ہیں جو خدا تعالیٰ سے دُور کرنے والی ہیں اور لوگوں کو دین سے ہٹانے والی ہیں۔ دنیاداروں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم تو یہ باتیں اس لیے سکھاتے ہیں کہ بچوں کو جنسی تعلقات کا پتہ لگے تا کہ وہ ان برائیوں سے بچ سکیں حالانکہ بچنے کے بجائے جس عمر میں یہ باتیں سکھائی جاتی ہیں اس عمر میں بعض دفعہ بعض بچوں کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھتے ہیں کہ یہ باتیں ہمیں کیوں سکھائی جا رہی ہیں جس کا ہمیں پتہ ہی نہیں ہے اور جو زیادہ جوانی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں تو پھر وہ اس سے بچنے کی بجائے ان کو اختیار کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں جس سے پھر ان میں مزید برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمارے اخلاق کو بھی تباہ کر

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

رہی ہیں اور ہمیں دین سے بھی دور ہٹا رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے تمام اعضاء کو زنا سے بچاؤ۔

(ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342-343)

پس ہر عورت کو، ہر مرد کو، مرد بھی میرے مخاطب ہیں، ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے اور ہر بچی کو بھی جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور ہر لڑکے کو بھی جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکا ہے یہ احساس ہونا چاہیے اور ان کو احساس دلانا چاہیے کہ یہ برائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی اس لیے ان سے بچنا ہے۔ ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہو جائے وہ لغویات میں شامل ہے۔

مثلاً انٹرنیٹ کے بارے میں مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کئی دفعہ کہ یہ اس زمانے کی ایجاد ہے۔ یہ ایجاد اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانے میں مقدر کی ہوئی تھی۔ قرآن کریم میں مختلف ایجادات کا اعلان بھی فرما دیا۔ انٹرنیٹ بھی ان میں سے ایک ہے اور ٹیلیفون کا نظام جو ہے وہ بھی اس میں سے ایک ہے۔ ٹیلیویژن کا نظام ہے وہ بھی اس میں سے ایک ہے جنہیں اس زمانے میں اشاعت اسلام کے لیے کام آنا تھا لیکن اگر ان ایجادات کا غلط استعمال کریں گی تو یہ لغویات میں شمار ہوں گی اور ایسی لغویات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور اس سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ مومن کی تعریف یہ ہے کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4)۔ جو لغو باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں، لغویات سے بچنے والے ہیں۔ جب انٹرنیٹ پر دوسروں کا مذاق اڑانے اور پھکڑ توڑنے کے لیے دوستوں سے چیٹ کریں گے اور اس میں ایک دوسرے کے خلاف باتیں کریں گے تو یہ برائیوں کی طرف لے جانے والی باتیں ہوں گی۔ یہ رشتوں میں دراڑیں پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ کسی دوسری عورت کی زندگی کو برباد کرنے کے لیے بھی یہ باتیں بعض دفعہ ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ان میں ایک دوسرے کی چغلیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں یہی کارآمد چیز جو ہے یہ لغویات میں شمار ہو جاتی ہے اور پھر اس لحاظ سے گناہ بن رہی ہوتی ہے۔

پھر آجکل موبائل پر ٹیکسٹ پیغامات دیے جاتے ہیں۔ وٹس ایپ پر اور میسنجر اور وائبر اور ساری قسم کی سائٹس بنی ہوئی ہیں۔ یہ بھی آجکل گپیں مار کر وقت ضائع کرنے کا اور نامحرموں سے باتیں کرنے کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ میسج تھا، کون سی بات کر لی؟ ایک دوسرے سے رابطے اسی طرح بڑھتے ہیں۔ ایک سہیلی نے اپنے دوستوں میں سے کسی کو فون دے دیا یا اپنے دوستوں کو اپنی سہیلی کا فون دے دیا یا پھر کسی اَور ذریعہ سے نمبر ہاتھ لگ گیا اور پھر ٹیلیفون پر ٹیکسٹ میسج کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اب بارہ تیرہ چودہ سال کے بچے بچیاں پھر رہے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو میسج دے رہے ہوتے ہیں اور یہی عمر ہے جو خراب ہونے کی عمر ہے اور پھر آخر کار انجام ایسی حد تک چلا جاتا ہے کہ جہاں وہ جو لغو ہے، وہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لیے احمدی بچیاں اپنی عصمت کی خاطر، اپنی عزت کی خاطر، اپنے خاندان کے وقار کی خاطر، اپنی جماعت کے تقدس کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپنے خدا کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ان چیزوں سے بچیں اور احمدی مرد اور لڑکے بھی ان باتوں سے بچیں۔

اب بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں، بعض بچیاں بھی لکھتی ہیں کہ ہم نے صرف میسج کیا تھا، دوست نے ہمارے فلاں دوست کا ایڈریس دیا تھا لیکن ہمارے ماں باپ نے دیکھ لیا تو ان کو پسند نہیں آیا۔ اگر ان کو پسند نہیں آیا تو انہوں نے صحیح کیا۔ یقیناً ان کو پسند نہیں آنا چاہیے تھا کیونکہ بارہ، تیرہ، چودہ سال کی عمر میں جب ایسے میسج ہوں گے تو پھر غلط قسم کی باتیں بھی ان میں شروع ہو جائیں گی۔ خود بعض لکھنے والی بچیاں لکھتی ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ اکثر جو ہماری چیٹنگ ہوتی ہے اس میں سیکس کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ بیہودہ لغو باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اب اس عمر میں سیکس کا کیا تعلق ہے حالانکہ اس عمر میں تو بچوں کو اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دینی چاہیے اور پھر دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اگر ماں باپ اس طرف توجہ دے رہے ہوں گے تو بچے بھی اس طرف توجہ رکھیں گے۔

پھر میں نے لباس کی بات کی ہے۔ اس کا دوبارہ ذکر کر دوں کہ ہر قسم کی بیہودگی اور ننگ کا احساس ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ماں باپ کہہ دیتے ہیں کوئی بات نہیں بچیاں ہیں۔ فیشن کرنے کا شوق ہے کر لیں۔ کیا ہرج ہے؟ ٹھیک ہے فیشن کریں لیکن فیشن میں جب لباس ننگے پن کی طرف جا رہا ہو تو وہاں بہرحال روکنا چاہیے۔ اسی طرح بعض دفعہ دین کے نام پر بھی فیشن ہو جاتا ہے جو غلط ہے۔ دین کے نام پر فیشن کیا ہے؟ مثلاً برقع ہے، برقع میں جو کوٹ پہنا جاتا ہے وہ اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ مردوں کے سامنے جانے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔ تو ایسے فیشن بھی منع ہیں۔ برقعے کا کوٹ ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے نہ یہ کہ بالکل جسم کے ساتھ چمٹا ہو کیونکہ پھر نہ یہ دین رہے گا اور نہ دین میں فیشن کی اس حد تک اجازت رہے گی جس سے عورت کی حیا قائم رہے کیونکہ یہ بے حیائی بن جائے گی۔ پھر آہستہ آہستہ سارے حجاب اٹھ جائیں گے اور اسلام حیا کا حکم دیتا ہے۔ پس اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے کریں۔ فیشن سے منع نہیں کیا جاتا لیکن فیشن کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں، اس کا بھی خیال رکھیں۔ فیشن کا اظہار اپنے گھر والوں اور شریف عورتوں کی مجلسوں میں کریں۔ بازار میں اور باہر ایسی جگہوں پر جہاں مردوں کا سامنا ہو وہاں فیشن کے اظہار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جس سے بلاوجہ کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہو۔

اسلامی پردے کی تعریف قرآن کریم نے بڑی کھول کر بیان کر دی ہے۔ اس کو پڑھیں۔ اس پر عمل کریں۔ اس بارہ میں مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ مجھ سے پہلے خلفاء بھی اس بارے میں سمجھا چکے ہیں۔ اس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں جماعت بڑی سختی کرتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا موقف نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ اپنے پردے کا خیال رکھو، اپنے سروں کو ڈھانپو، اپنے چہروں کو ڈھانپو، اپنے جسم کو ڈھانپو اور کوئی زینت کی چیز نظر نہ آئے۔ چادر سے بھی اگر کسی نے پردہ کرنا ہے تو سر اور بال ڈھکے ہوں، گال ڈھکے ہوں، ٹھوڑی ڈھکی ہو، سینہ ڈھکا ہو پھر ہی وہ صحیح پردہ ہے۔ نہیں تو وہ صحیح پردہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حیا کو قائم رکھنے کے لیے اور اپنی عزت اور عصمت کو قائم رکھنے کے لیے حکم تو یہاں تک ہے کہ عورت مردوں سے بات بھی ایسے رنگ میں کرے، ایسے لہجے میں کرے جس سے کسی قسم کی نرم آواز کا اظہار نہ ہو، تا کہ مردوں کے دل میں بھی کبھی غلط خیال پیدا نہ ہو کجا یہ کہ مردوں سے کھلے عام میل جول رکھا جائے یا دوستیاں کی جائیں۔

ایک عمر کے بعد بچیاں اپنے کلاس فیلوز اور سکول فیلوز لڑکوں سے بھی ایک حجاب پیدا کریں۔ جب بھی پڑھائی کے تعلق سے ضرورت ہو تو حجاب کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی چاہیے اور لڑکیوں کو خود بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور ماں باپ کو بھی، خاص طور پر مائیں جو ہیں، ان کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہیے اور بچیوں کو سمجھاتے بھی رہنا چاہیے اور دلیل سے ان سے بات کریں تو بچیاں سمجھ جاتی ہیں۔ ایک عمر کے بعد اگر لڑکی دوسرے گھر میں جاتی ہے، کسی اپنے دوست کے گھر میں جاتی ہے یا رشتہ داروں کے گھر میں بھی جاتی ہے تو محرم رشتوں کے ساتھ جائے اور جس گھر میں کسی سہیلی کے بھائی کسی وقت موجود ہوں تو خاص طور پر ان اوقات میں ان گھروں میں نہیں جانا چاہیے جبکہ بڑے بھی وہاں موجود نہ ہوں۔ پھر بعض جگہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی احساس نہیں دلایا جاتا تو جو کلاس فیلو لڑکے ہوتے ہیں وہ گھروں میں بڑی عمر تک آتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بہت سے احمدی گھرانے ایسے ہیں جو ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں اور لڑکیاں خود بھی یہ چیزیں پسند نہیں کرتیں اور مائیں بھی ان کو سمجھاتی رہتی ہیں لیکن اب یہ برائیاں معاشرے میں اتنی عام ہو گئی ہیں کہ پھیلتی چلی جا رہی ہیں اور خود دنیاداروں کو بھی اس کا احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ یہ اب برائیاں بن رہی ہیں اور جماعت میں بھی اس کی شکایات بڑھتی چلی جا رہی ہیں اس لیے اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم نے، ہر لڑکی نے، اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ یہ بات ہمارے ذہنوں میں اچھی طرح بیٹھ جانی چاہیے۔ لجنہ کے انتظام کو بھی اس کے لیے کوشش کرتے رہنا چاہیے اور ہر پروگرام میں یہ بات اچھی طرح بچیوں کے ذہن میں ڈالنی چاہیے کہ تمہارا ایک تقدس ہے اور اس معاشرے میں جس میں جنسی بے راہ روی بہت زیادہ ہے تم اب شعور کی عمر کو پہنچ گئی ہو اس لیے خود اپنی طبیعت میں حجاب پیدا کرو جو تمہارے اور تمہارے خاندان کے اور جماعت کے لیے نیک نامی کا باعث ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا ہو۔ اگر یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہم دنیاوی برائیوں سے محفوظ رہیں گے اور اگر یہ کوشش ہو گی تو پھر ان شاء اللہ الا ماشاء اللہ تمام بچیاں نیکی کی راہ پر قدم مارنے والی ہوں گی۔

یہی باتیں لڑکوں کو بھی اپنے سامنے رکھنی چاہئیں بلکہ ایک عمر کے بعد لڑکے ایسی باتوں میں زیادہ ملوث ہوتے ہیں جو برائیاں ہیں۔

پھر ہر بچی اور ہر عورت یاد رکھے کہ اس نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے عہد کی تجدید کی ہے۔ یہ عہد کیا ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کروں گی۔ میرے میں اور دوسروں میں ایک فرق نظر آئے گا۔ کوئی انگلی ہماری طرف اس اشارے کے ساتھ نہیں اٹھ سکتی کہ یہ لڑکی بڑی دنیادار ہے، دین سے ہٹی ہوئی ہے اور لغو حرکات کرنے والی ہے۔ ہر عورت بھی اگر اس کا خیال رکھے گی کہ مَیں نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد کیا ہے، میں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے، اپنی اولاد کے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اس کے لیے اپنی کوشش کرنی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایسی عورتیں اور ایسی بچیاں معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے والی ہوں گی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان کوششوں کے ساتھ جب وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی عبادت کرنے والی ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ ہم میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کر دے گا، آپ کی اولادوں میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کر دے گا جس سے آپ کو معاشرے میں ایک مقام حاصل ہو گا جہاں آپ کا اور آپ کے بچوں کا نام بڑے احترام سے لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری آئندہ نسلوں کی پاکیزگی کی ضمانت ہو اور ہم اس زمانے کے امام سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔

یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن ہو جائیں گے۔ نہیں، خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پروا نہیں۔

مومن اگر مشکلات میں پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لیے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ہے، وہ عالم الغیب ہے، وہ حیّ و قیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263، ایڈیشن 1984ء) حقیقی بندہ بننا شرط ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نے حقیقت میں اس عہد کو پورا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہوگا اور تمہیں بچا لے گا۔ دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ دنیا سے متاثر ہونے کی کوشش نہ کرو بلکہ ہر عورت اور ہر بچی یہ کوشش کرے کہ اس نے دنیا کو متاثر کرنا ہے۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قدموں میں لے کے آنا ہے۔ یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے۔ یہی ایک احمدی کا وہ فرض ہے جس کے لیے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے۔ ہم نے دنیا کو سیدھی راہ دکھانی ہے۔ ہم نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے۔ ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والا بنانا ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا ہوگا، اپنی نسلوں کی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو پھر ایک انقلاب ہوگا جو ہم دنیا میں پیدا کر سکیں گے اور اس کے لیے احمدی عورتوں اور احمدی لڑکیوں اور احمدی بچیوں کو خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ ہی ہیں جو لڑکوں کی بھی اصلاح کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے ہم نے آپؑ کی بیعت کی ہے ورنہ بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اس بیعت کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ اپنی اصلاح کرنے والی ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے دنیا میں ایک انقلاب لانے والی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 24 ستمبر 2024)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت ✿ دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت ✿ کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

هوالشافی
N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

ہوئے کہتے کہ یہ پاگل ہے اور آہستہ آہستہ وہاں سے کھسک جاتے۔ کئی لوگ آپ کے سر پر مٹی ڈال دیتے۔ کئی آپ کا تمسخر اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر آپ برابر رات اور دن اُن کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں مصروف رہے اور آخر اُنہی میں سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ پس استقلال کے ساتھ تبلیغ میں مشغول رہنا اور دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اور اُس کی نصرت کو کھینچنا یہی کامیابی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب تک کسی قوم میں اس قسم کی دیوانگی پیدا نہ ہو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 94 تا 96، مطبوعہ قادیان 2010)

تحریک جدید کے 91ویں سال کا پرشوکت اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 نومبر 2024ء کو بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یو کے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 91ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمایا ہے۔

خلفاء کرام کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات میں تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ’’جہاد کبیر‘‘ اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اس کی ادائیگی کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اس میں حصہ لے‘‘

(روزنامہ الفضل 5 نومبر 1963ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کیلئے مالی قربانی کے معیار کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’اگر کوئی شخص ایک ماہ کی آمد کا نصف دیتا ہے، مثلاً اس کی ایک سو روپئے آمد ہے تو وہ پچاس روپئے لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھا دیتا ہے تو ہم سمجھیں گے اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 1953)

پس آج دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2024ء میں دنیا بھر کے ممالک کا عالمی موازنہ جو پیش کیا ہے اس میں ہندوستان نے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال نو کے وعدہ و وصولی کے لئے جماعت احمدیہ بھارت کو نیا ٹارگٹ مرحمت فرمایا ہے۔ جسے پورا کرنا ہندوستان کی جماعتوں کی اولین ذمہ داری ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 3 نومبر 2023ء میں فرمایا تھا کہ:

’’ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی نسلوں کو آج بھی اپنے آباء و اجداد کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے جہاں خود اور اپنی نسلوں کو ان قربانیوں کے تسلسل کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں اپنے پر جو فضل ہوئے ہیں اس پر خود بھی زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔‘‘

احباب کی خدمت میں تحدیث نعمت کے طور پر تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اپنے سالانہ وعدوں میں کم از کم 10% اضافہ کرنے کی دردمندانہ درخواست ہے۔ یہ قربانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق یقیناً آپ اور آپ کی اولاد کے حق میں صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو حضور انور کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

شادی بیاہ پر فضول خرچی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرح حرام ہیں ...... ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

آپؑ مزید فرماتے ہیں۔

شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہوگی اس لئے حرام ہے...... دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں...... اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے......

اگر کوئی شخص...... شکر (مٹھائی) وغیرہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوتے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 389-394)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنے والی نسلوں کی تشکیل میں خواتین کے اہم کردار پر بہت زور دیا ہے
آپ اپنے گھروں کی معمار ہیں، اپنے بچوں کی پرورش کرنے والی ہیں اور معاشرہ کے لیے اخلاقی راہنمائی کے مینار ہیں

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس دور میں اللہ کی طرف سے دی گئی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں،
خلافت احمدیہ کا الٰہی نظام ہر قدم پر راہنمائی کرتا ہے اور ایم ٹی اے اس راہنمائی کے ساتھ ایک مستقل تعلق فراہم کرتا ہے
ایم ٹی اے کے ذریعہ آپ خطبات اور خطابات کو باقاعدگی سے سن سکتی ہیں اور اپنی عملی زندگیوں میں ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں
ان نعمتوں کو اپنے لیے اور اپنے اہل خانہ کے لیے روحانی نشوونما کا ذریعہ بنائیں

یاد رکھیں کہ آپ کی حقیقی قدر دنیاوی رجحانات کی عارضی دلکشی میں نہیں بلکہ تقویٰ اور راستبازی کی تلاش میں ہے
اپنے آپ کو تقویٰ کے خوبصورت لباس سے آراستہ کریں، اپنی نماز کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام برموقع نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ لائبیریا کا اردو مفہوم

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ لائبیریا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سالانہ نیشنل اجتماع کے اس مبارک موقع پر آپ کی صدر صاحبہ نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو ایک پیغام بھیجوں۔ آپ جہاں اپنے درمیان بھائی چارہ کے رشتوں کو مضبوط کرنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لیے اکٹھی ہوئی ہیں میں آپ کو چند اہم پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر کتنا عظیم احسان ہے کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپؑ صدیوں کی غلط تشریحات اور بدعات سے پوشیدہ اسلام کی حقیقی روح کو زندہ کرنے اور تمام انسانیت کے لیے راستبازی کی راہ روشن کرنے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی ہے اور خوش قسمت ہیں کہ آپ ان کی الٰہی ہدایت یافتہ جماعت میں شامل ہیں۔

تاہم اس نعمت کے ساتھ آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ احمدی مسلمان خواتین ہونے کی حیثیت سے آپ نے اس دور میں اسلام کے دفاع اور تبلیغ کا فریضہ انجام دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنے والی نسلوں کی تشکیل میں خواتین کے اہم کردار پر بہت زور دیا ہے۔ آپ اپنے گھروں کی معمار ہیں، اپنے بچوں کی پرورش کرنے والی ہیں اور معاشرہ کے لیے اخلاقی راہنمائی کے مینار ہیں۔

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس دور میں اللہ کی طرف سے دی گئی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خلافت احمدیہ کا الٰہی نظام ہر قدم پر راہنمائی کرتا ہے اور ایم ٹی اے اس راہنمائی کے ساتھ ایک مستقل تعلق فراہم کرتا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ آپ خطبات اور خطابات کو باقاعدگی سے سن سکتی ہیں اور اپنی عملی زندگیوں میں ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ ان نعمتوں کو اپنے لیے اور اپنے اہل خانہ کے لیے روحانی نشوونما کا ذریعہ بنائیں۔

میری عزیز ممبرات یاد رکھیں کہ آپ کی حقیقی قدر دنیاوی رجحانات کی عارضی دلکشی میں نہیں بلکہ تقویٰ اور راستبازی کی تلاش میں ہے۔ اپنے آپ کو تقویٰ کے خوبصورت لباس سے آراستہ کریں، اپنی نماز کی حفاظت کریں اور اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کریں۔ جب آپ اپنے ایمان کو تمام دنیاوی معاملات پر ترجیح دیتی ہیں تو آپ اپنے لیے، اپنے اہل وعیال اور پوری دنیا کے روشن مستقبل کی حقیقی ضامن بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بے شمار برکتوں سے نوازے، آپ کے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دے اور آپ کو ان عظیم ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طاقت عطا فرمائے جو آپ کے کندھوں پر ہیں۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 2024)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا:

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من وعن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

eTAX SERVICE
GST Suvidha Kendra
Reyaz Ahmed
GST Consultant/TRP
H.O. F-43A School Road
Khanpur, New Delhi - 110062
www.etaxservice.in
reyaz.reyaz@gmail.com
98178 97856
92780 66905
Our Services
Income Tax Filling
GST Reg. & Return Filling
Pvt. Ltd. Reg. and Accounting Services
Trade Mark and Logo Reg. Services
FSSAI Licence for Food Vendors
MCD License
GeM and Procurement Reg.
Import Export Code
طالب دعا: ریاض احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ دہلی)

SK.KHALID AHMED
Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا: شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مدنی زندگی کے دوسرے دور کا آغاز صلح حدیبیہ سے پہلے کا زمانہ

سریہ زید بن حارثہ بطرف عِیص۔ جمادی الاولیٰ ۶ ہجری

زید بن حارثہ کو اس مہم سے واپس آئے زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں انہیں ایک سو ستر صحابہ کی کمان میں پھر مدینہ سے روانہ فرمایا۔ اس مہم کی وجہ اہل سیر نے یہ لکھی ہے کہ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آرہا تھا اس کی روک تھام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دستہ کو روانہ فرمایا تھا۔ قافلوں کی روک تھام کے متعلق ہم غزوات کے ابتداء میں ایک اصولی بحث درج کر چکے ہیں۔ اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر اشارہ کافی ہے کہ قریش کے قافلے ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور مکہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہوئے وہ مدینہ کے بالکل قریب سے گزرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی طرف سے ہر وقت خطرہ رہتا تھا۔ علاوہ ازیں جیسا کہ ابتدائی بحث میں ذکر کیا جا چکا ہے یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے۔ قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے سارے ملک میں مسلمانوں کے خلاف عداوت کی ایک خطرناک آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے ان کی روک تھام ضروری تھی۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ کی خبر پا کر زید بن حارثہ کو اس طرف روانہ فرمایا اور وہ اس ہوشیاری سے گھات لگاتے ہوئے بڑھے کہ بمقام عِیص قافلہ کو جا دبایا۔ عِیص ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے چار دن کی مسافت پر سمندر کی جانب واقع ہے چونکہ یہ اچانک حملہ تھا اہل قافلہ مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنے ساز و سامان کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ زید نے بعض قیدی پکڑ کر اور سامان قافلہ اپنے قبضہ میں لے کر مدینہ کی راہ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص کا مسلمان ہونا

ان قیدیوں میں جو سریہ بطرف عِیص میں پکڑے گئے ابوالعاص بن الربیع بھی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد تھے اور حضرت خدیجہؓ مرحومہ کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ اس سے قبل وہ جنگ بدر میں بھی قید ہو کر آئے تھے مگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ مکہ پہنچ کر آپؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو مدینہ بھجوادیں۔ ابوالعاص نے اس وعدہ کو تو پورا کر دیا تھا مگر وہ خود ابھی تک شرک پر قائم تھے۔ جب زید بن حارثہ انہیں قید کر کے مدینہ میں لائے تو رات کا وقت تھا مگر کسی طرح ابوالعاص نے حضرت زینبؓ کو اطلاع بھجوادی کہ میں اس طرح قید ہو کر یہاں پہنچ گیا ہوں تم اگر میرے لئے کچھ کر سکتی ہو تو کرو۔ چنانچہ عین اس وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ صبح کی نماز میں مصروف تھے زینبؓ نے گھر کے اندر سے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ ”اے مسلمانو! میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ ”جو کچھ زینب نے کہا ہے وہ آپ لوگوں نے سن لیا ہوگا۔ واللہ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ مگر مومنوں کی جماعت ایک جان کا حکم رکھتی ہے اگر ان میں سے کوئی کسی کافر کو پناہ دے تو اس کا احترام لازم ہے۔“ پھر آپؐ نے زینبؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”جسے تم نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔“ اور جو مال اس مہم میں ابوالعاص سے حاصل ہوا تھا وہ اسے لوٹا دیا۔ پھر آپؐ گھر میں تشریف لائے اور اپنی صاحبزادی زینبؓ سے فرمایا ”ابوالعاص کی اچھی طرح خاطر تواضع کرو۔ مگر اس کے ساتھ خلوت میں مت ملو کیونکہ موجودہ حالت میں تمہارا اس کے ساتھ ملنا جائز نہیں ہے۔“ چند روز مدینہ میں قیام کر کے ابوالعاص مکہ کی طرف واپس چلے گئے مگر اب ان کا مکہ میں جانا وہاں ٹھہرنے کی غرض سے نہیں تھا کیونکہ انہوں نے بہت جلد اپنے لین دین سے فراغت حاصل کی اور کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔ جس پر آپؐ نے حضرت زینبؓ کو ان کی طرف بغیر کسی جدید نکاح کے لوٹا دیا۔ یعنی زینبؓ کو اجازت دے دی کہ اب وہ ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات رکھ سکتی ہیں۔

بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ اس وقت حضرت زینبؓ اور ابوالعاص کا دوبارہ نکاح پڑھا گیا تھا مگر پہلی روایت زیادہ مضبوط اور صحیح ہے۔

ایک مسلمان اور کافر کے ازدواجی تعلق کے متعلق اسلامی تعلیم

اس جگہ ضمناً یہ ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ ایک مسلمان اور کافر کے باہمی نکاح کے بارے میں قرآنی احکام تین مختلف موقعوں پر درجہ بدرجہ نازل ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے ہجرت کے کچھ عرصہ بعد سورۃ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ حکم دیا گیا کہ کوئی مسلمان کسی مشرک عورت کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک مرد کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

لَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ؕ ...... وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ؕ۔

یعنی ”اے مسلمانو! تم مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کیا کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور نہ ہی تم مسلمان عورتوں کا نکاح مشرک مردوں کے ساتھ کیا کرو حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔“

لیکن اس حکم میں یہ تصریح نہیں تھی کہ اگر نکاح پہلے سے ہو چکا ہو تو پھر کیا کیا جائے۔ سو اس کے متعلق صلح حدیبیہ کے بعد سورۃ ممتحنہ والی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ حکم دیا گیا کہ ایک مسلمان عورت کا کسی صورت میں بھی ایک مشرک مرد کے ساتھ نکاح قائم نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی مشرک عورت کو اپنے نکاح میں رکھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ ...... فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ ؕ لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَا ھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ ...... وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔

یعنی ”اے مسلمانو! اگر تمہارے پاس مومن عورتوں میں سے بعض عورتیں ہجرت کر کے پہنچیں تو تم انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد وہ کافروں کے لئے جائز نہیں رہیں۔ اور نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے جائز ہیں ...... اور اگر اے مسلمانو! تمہارے نکاح میں کوئی کافر (مشرک) عورت ہو تو تم اس کے عقد نکاح کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے۔“

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں سورۃ مائدہ والی آیات نازل ہوئیں۔ جن میں اس بات کی صراحت کی گئی کہ ایک اہل کتاب عورت (یعنی یہودی یا عیسائی وغیرہ) کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ...... وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ۔

یعنی ”اے مسلمانو! آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں ...... اور اسی طرح ان پاک دامن عورتوں کے ساتھ بھی تمہارا نکاح جائز ہے جو ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں تم سے پہلے کوئی شریعت کی کتاب دی گئی۔“

اس آخری حکم کے ذریعہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کے درمیان نمایاں امتیاز قائم کر دیا گیا۔ یعنی جہاں ایک مسلمان مرد کے لئے غیر مسلم اہل کتاب عورت کا نکاح جائز قرار دیا گیا وہاں ایک ایسی مشرک عورت کا نکاح جو کسی الہامی کتاب کو نہیں مانتی ہر حال میں ناجائز رکھا گیا۔

اب اگر اس جگہ یہ سوال پیدا ہو کہ جب سریہ عیص جس میں ابوالعاص قید ہو کر آئے تھے صلح حدیبیہ سے پہلے ہوا تھا تو پھر یہ کس طرح ممکن ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہونے والے حکم مندرجہ سورۃ ممتحنہ کو سریہ عیص کے موقع پر چسپاں فرمایا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک سرسری نظر میں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اعتراض دو طریق پر حل کیا جا سکتا ہے۔ اوّل اس طرح کہ بے شک سورۃ ممتحنہ والا حکم جس میں مشرک عورتوں کا نکاح ہر حال میں ناجائز قرار دیا گیا ہے بعد میں نازل ہوا مگر بہر حال سورۃ بقرہ والا حکم تو (جس میں کم از کم آئندہ کے لئے مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح روک دیا گیا تھا) پہلے نازل ہو چکا تھا اور اغلباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حکم پر قیاس کر کے احتیاط کا رستہ اختیار کرتے ہوئے حضرت زینبؓ کو ہدایت فرمادی ہوگی کہ جب تک ابوالعاص مسلمان نہ ہو جائیں تم ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات نہ رکھنا اور پھر بعد میں اس کے مطابق حکم بھی نازل ہو گیا۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے سریہ عیص اور ابوالعاص کے قید ہونے کا واقعہ دراصل صلح حدیبیہ کے بعد ہوا ہو، لیکن مؤرخین نے غلطی سے اسے صلح حدیبیہ سے پہلے رکھ دیا ہو۔ مگر ہمارے نزدیک مقدم الذکر تشریح زیادہ صحیح اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر ابوالعاص کے کفر کی وجہ سے حضرت زینبؓ کا نکاح فسخ سمجھا گیا تھا تو پھر ان کے مسلمان ہونے پر بلا نکاح جدید انہیں کیوں اکٹھا ہونے کی اجازت دے دی گئی؟ اس کا جواب ایک فریق نے تو اس طرح دیا ہے کہ بِلا نکاح والی روایت قابل عمل نہیں بلکہ اس کے مقابل پر وہ روایت زیادہ سند کے قابل ہے جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت زینبؓ کا دوبارہ نکاح پڑھا گیا تھا، لیکن اصل جواب یہ ہے کہ بے شک نکاح فسخ ہو چکا تھا، لیکن چونکہ ابھی تک حضرت زینبؓ کی دوسری جگہ شادی نہیں ہوئی تھی اس لئے جب اس عرصہ میں ابوالعاص مسلمان ہو گئے تو نئے نکاح کی ضرورت نہ سمجھی گئی گویا یہ ایک معلق قسم کی صورت تھی۔ یعنی اگر اس عرصہ میں حضرت زینب کا دوسری جگہ نکاح ہو جاتا تو وہ جائز تھا، لیکن چونکہ وہ ابھی تک آزاد تھیں اس لئے سابقہ خاوند کے مسلمان ہونے پر انہیں اس کی طرف بلا نکاح لوٹا دیا گیا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ ایک مفقود الخبر انسان کی ہوتی ہے جس پر ایک معین عرصہ گزرنے پر اس کی بیوی دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کے لئے آزاد ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر قبل شادی اس کا اصل خاوند آجائے تو سابقہ نکاح ہی قائم رہتا ہے۔ واللہ اعلم

اس ضمن میں اس حکمت کا بیان کرنا بھی مناسب ہوگا کہ اسلام میں غیر مسلم مرد کے نکاح میں مسلمان لڑکی کا دینا یا مسلمان مرد کے نکاح میں غیر اہل کتاب کی لڑکی لینا کیوں حرام قرار دیا گیا۔ سو جاننا چاہئے کہ مقدم الذکر صورت یعنی غیر مسلم مرد کے ساتھ نکاح نہ کرنے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کو غیر مسلم مرد کی شادی میں دینے کے یہ معنی ہیں کہ لڑکی کے دین کو خود اپنے ہاتھ سے خطرہ میں ڈالا جاوے اور اسلام کو ترقی دینے کی بجائے اس کے تنزل کا راستہ کھولا جائے جسے اسلام کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اور غیر اہل کتاب کافر کی لڑکی لینے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ چونکہ ایسی لڑکی اصول مذہب سے بالکل بے بہرہ ہوگی اس لئے وہ نہ صرف بچوں کی تربیت کے لحاظ سے خطرناک ہوگی بلکہ خاوند کے ساتھ بھی اگر وہ سچا مسلمان ہے اس کا دل نہیں مل سکے گا اور خانگی زندگی حقیقی خوشی سے محروم رہے گی۔ اس کے مقابل پر اہل کتاب کی لڑکی لینے کی اجازت دینے میں یہ مصلحت ہے کہ اوّل تو بین الاقوام تعلقات کی توسیع کا راستہ کھلا رہے دوسرے ایسی لڑکی اصول مذہب سے واقف ہونے کی وجہ سے ایک حد تک بچوں کی تربیت میں مدد ہو سکتی ہے اور تیسرے یہ کہ اس کے لئے خاوند کے مشفقانہ اثر کے ماتحت اسلام کی طرف کھنچے آنے کی زیادہ توقع کی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم

مگر بایں ہمہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن و حدیث دونوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اہل کتاب کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا بھی اسلام میں ایک استثنائی رنگ رکھتا ہے جس کی صرف خاص حالات کے ماتحت خاص مصالح کے پیش نظر اجازت دی گئی ہے اور عام حالات میں بہتر یہی سمجھا گیا ہے کہ مسلمان مرد کا نکاح حتّی الوسع مسلمان عورت کے ساتھ ہو۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 670 تا 674، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے ✡ دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے ✡ اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

غزوۂ بنو قریظہ کے اختتام پر بنو قریظہ کی سزا اور دیگر حالات و واقعات کا تفصیلی بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/اکتوبر 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: بنو قریظہ کی قیدی عورتوں کے ساتھ رسول کریم ﷺ کا کیا سلوک تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ کی قیدی عورتیں تقسیم ہوئی ہوں یا فروخت کی گئی ہوں اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے ایک ایسا حکم دیا جو آپ کی وسعتِ رحمت اور عورتوں کے محسن کے طور پر آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے۔ اگر اس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اس کو اس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے اور ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو انہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے۔

سوال: قبیلہ اَوس کی جانب سے بنو قریظہ کی سفارش سننے پر حضرت سعدؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قبیلہ اَوس کی جانب سے بنو قریظہ کی سفارش سننے پر حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں۔

سوال: بنو قریظہ کے معاملے پر فیصلہ کرنے کے لیے حضرت سعدؓ کے تشریف لانے پر رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ کے معاملے پر فیصلہ کرنے کے لیے حضرت سعدؓ کے تشریف لانے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے اس بہترین آدمی کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

سوال: حضرت سعدؓ نے بنو قریظہ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت سعدؓ نے بنو قریظہ کے متعلق فرمایا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قید کر دیا جائے اور مال تقسیم کر دیا جائے اور گھر مہاجرین کو دے دیے جائیں نہ کہ انصار کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد! تمہارا فیصلہ اللہ کے اس فیصلے کے مطابق ہے جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی فیصلے کے متعلق مجھے فرشتے نے سحری کے وقت بتایا تھا۔

سوال: بنو قریظہ کا محاصرہ کتنے دن رہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو قریظہ کا یہ محاصرہ کتنے دن رہا اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض روایات دس دن کی ہیں۔ بعض پندرہ دن کی، بعض چودہ دن اور بعض جگہ پچیس دن بیان کیے جاتے ہیں۔

سوال: سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کی تنفیذ کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کی تنفیذ کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ جب حضرت سعدؓ نے فیصلہ کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نو ذوالحجہ بروز جمعرات مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ پانچ ذوالحجہ کو واپس آئے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سات ذوالحجہ کو مدینہ واپس تشریف لائے اور وہ جمعرات کا دن تھا۔ ان قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو مدینہ میں لایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق قیدیوں کو حضرت اسامہ بن زیدؓ کے گھر لایا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو حضرت رملہ بنت حارثؓ کے گھر لایا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سب کو حضرت رملہ بنت حارثؓ کے گھر قید کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کھجوریں لانے کا حکم دیا تو وہ ساری زمین پر بکھیر دی گئیں۔ لوگ بیشمار کھجوریں لے آئے اور یہودی ساری رات وہ بافراغت کھاتے رہے۔ ہتھیار، سامان، کپڑے وغیرہ حضرت رملہ کے گھر لانے کا حکم دیا اور اونٹوں اور بکریوں کو وہیں درختوں کے نیچے چرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

سوال: کعب بن اسد رئیس قریظہ کو میدانِ قتل میں لایا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اسے اشارۃً مسلمان ہو جانے کی تحریک کی تو اس نے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کعب بن اسد رئیس قریظہ کو میدانِ قتل میں لایا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اسے اشارۃً مسلمان ہو جانے کی تحریک کی۔ اس نے کہا اے ابوالقاسم! میں مسلمان تو ہو جاتا مگر لوگ کہیں گے موت سے ڈر گیا۔ پس مجھے یہودی مذہب پر ہی مرنے دو۔

سوال: یہودی رُفاعَہ کی معافی کا کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک یہودی رُفاعَہ کی معافی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”ایک اور یہودی رُفاعَہ نامی تھا اس نے ایک رحم دل مسلمان خاتون کی منت سماجت کر کے اسے اپنی سفارش میں کھڑا کر لیا۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس مسلمان خاتون کی سفارش پر رفاعہ کو بھی معاف فرما دیا۔ غرض اس وقت جس شخص کی بھی سفارش آپؐ کے پاس کی گئی آپ نے اسے فوراً معاف کر دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ سعدؓ کے فیصلہ کی وجہ سے مجبور تھے ورنہ آپ کا قلبی میلان ان کے قتل کیے جانے کی طرف نہیں تھا۔

سوال: سعدؓ نے بنو قریظہ کے یہودیوں کے متعلق رسول کریم ﷺ کو کیا رائے پیش کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سعدؓ نے اپنا فیصلہ سنایا کہ ”بنو قریظہ کے مقاتل یعنی جنگجو لوگ قتل کر دئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دئے جائیں۔“

سوال: سعد کے اس فیصلہ پر رسول کریم ﷺ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے یہ فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا۔ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔ یعنی ”تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔“ جو ٹل نہیں سکتی اور ان الفاظ سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ بنو قریظہ کے متعلق یہ فیصلہ ایسے حالات میں ہوا ہے کہ اس میں صاف طور پر خدائی تصرف کام کرتا ہوا نظر آتا ہے اور اس لیے آپ کا جذبہ رحم اسے روک نہیں سکتا اور یہ واقعی درست تھا کیونکہ بنو قریظہ کا ابولبابہ کو اپنے مشورہ کے لیے بلانا اور ابولبابہ کے منہ سے ایک ایسی بات نکل جانا جو سراسر بے بنیاد تھی اور پھر بنو قریظہ کا آنحضرت ﷺ کو حکم ماننے سے انکار کرنا اور اس خیال سے کہ قبیلہ اوس کے لوگ ہمارے حلیف ہیں اور ہم سے رعایت کا معاملہ کریں گے سعد بن معاذ رئیس اوس کو اپنا حکم مقرر کرنا۔ پھر سعد کا حق وانصاف کے رستے میں اس قدر پختہ ہو جانا کہ عصبیت اور جتھہ داری کا احساس دل سے بالکل محو ہو جاوے۔ اور بالآخر سعد کا اپنے فیصلہ کے اعلان سے قبل آنحضرت ﷺ سے اس بات کا پختہ عہد لے لینا کہ بہر حال اس فیصلہ کے مطابق عمل ہوگا۔ یہ ساری باتیں اتفاقی نہیں ہو سکتیں اور یقیناً ان کی تہ میں خدائی تقدیر اپنا کام کر رہی تھی اور یہ فیصلہ خدا کا تھا نہ کہ سعد کا۔

سوال: نُبَاتہ کے قتل کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تاریخی روایات کے مطابق عورتوں میں سے صرف نُبَاتہ کو قتل کیا گیا جو بنو قریظہ کے ایک شخص حکم کی بیوی تھی اور اس نے ایک مسلمان صحابی حضرت خَلَّادؓ کو جو کہ بنو قریظہ کے قلعہ کی دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے اوپر سے پتھر پھینک کر مار دیا تھا۔ اس قتل کی سزا میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ لیکن بعض سیرت نگار اس روایت سے اتفاق نہیں کرتے اور ان کے نزدیک بنو نضیر یا خیبر کی بعض روایات اس واقعہ کے ساتھ مل جل جانے کی وجہ سے اور بعض دیگر قرائن کی وجہ سے اس عورت کے قتل کا واقعہ درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

❁ ❁ ❁

جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30/جون 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 46 کی تلاوت فرمائی: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (النسآء:46)

سوال: ہم نے توحید حقیقی اور زندہ خدا کی شناخت کس کے ذریعہ سے حاصل کی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

سوال: جو سچے دل سے آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی پیروی کے نتیجہ میں ہمیں کیا حاصل ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور آپؑ کی جماعت کے

ساتھ بھی اپنی نصرت دکھانے کا وعدہ ہے اور جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہیں گے اور آپؐ کے ساتھ سچے تعلق اور عشق کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان برکات سے ہمیشہ فیض پہنچاتا رہے گا اور اپنی نصرت کے دروازے بھی ہم پر کھولے گا۔ انشاء اللہ۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخرین کے گروہ کے متعلق کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے حضرت معاویہ بن مُرّہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد پاتا رہے گا۔ جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا تعالیٰ کا میری امت سے یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا۔

سوال: دنیا کی بقا اور بہبودی کس کے ساتھ جڑنے پر منبی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج احمدیوں کا فرض ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ ہمارے ساتھ آجاؤ کہ اسی میں خیر ہے اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مسیح و مہدی سے اپنی نصرت کا وعدہ فرمایا ہے۔

سوال: سورج گرہن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اور منجملہ نشانوں کے ایک نشان خسوف وکسوف رمضان میں ہے۔ کیونکہ دار قطنی میں صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک نشان ہوگا کہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ وہ گرہن لگ گیا اور کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ مجھ سے پہلے کوئی اور بھی ایسا مدعی گزرا ہے کہ جس کے دعویٰ کے وقت میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا ہو۔ سو یہ ایک بڑا بھاری نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ظاہر کیا۔

سوال: سورج گرہین کے متعلق رسالہ نور الحق میں حضرت مسیح موعودؑ نے کیا مزید وضاحت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جیسا کہ تدبر کرنے والے پر پوشیدہ نہیں اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دار قطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ رمضان کی رات کے اوّل میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا۔ اور اسی مہینے کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔

سوال: زلزلوں اور طاعون کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یاد رہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ جو لکھا ہے کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکال لے گا۔ بلکہ معنے حدیث کے یہ ہیں کہ اسکے نَفَحَاتِ طَیِّبَات یعنی کلمات اس کے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ ان کا انکار کریں گے اور تکذیب سے پیش آئیں گے اور گالیاں دیں گے اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی اور سخت سخت زلزلے آئیں گے اور امن اٹھ جائے گا۔ ورنہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خوانخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال ان پر تھاپ دی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل: 16)۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔.......... بغیر قائم ہونے کسی مُرسَلِ الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آگیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے۔ کیوں تلاش نہیں کرتے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

احمدی نوجوانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے خلاف مہم اور تحریک کی قیادت کریں اور اپنا ذاتی نمونہ قائم کریں۔ (روزنامہ الفضل آن لائن 29؍نومبر 2022ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16؍ستمبر 2024ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ زاہدہ اعجاز صاحبہ (آکسفورڈ۔ یوکے) اہلیہ مکرم اعجاز الحق صاحب (اسلام آباد، پاکستان)

12؍ستمبر 2024ء کو 60؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت منشی عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ کو اسلام آباد پاکستان میں 10؍سال سے زائد عرصہ تک بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، ملنسار، خلافت کے ساتھ فدائیت کا تعلق رکھنے والی ایک نیک، دیندار مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چند ماہ قبل پاکستان سے یوکے آئی تھیں جبکہ ان کے شوہر اور دو بیٹے اسلام آباد پاکستان میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صادقہ صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق اختر صاحب (کینیڈا)

22؍جون 2024ء کو 84؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت محمد اکبر صدیقی قریشی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت منشی عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھیں۔ جنہوں نے ابتدائی عمر میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے بعد Teaching میں ٹریننگ حاصل کی اور ریٹائرمنٹ تک اسی شعبہ سے منسلک رہیں اور ہزاروں بچیوں نے ان سے تعلیم حاصل کی۔ آپ درس و تدریس کے علاوہ جماعتی خدمات بجا لاتی رہیں اور حلقہ بادامی باغ لاہور میں صدر لجنہ کے فرائض بھی لمبا عرصہ تک ادا کیے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، سادہ مزاج، خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم محمد ارشد خان صاحب خوشنویس (پینشنر صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

5؍اگست 2024ء کو 89؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس (سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل) کو روحانی خزائن کی تین بار کتابت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے چچا مکرم منشی نور الدین صاحب خوشنویس بھی الفضل کے ساتھ وابستہ رہے۔ مرحوم گوجرانوالہ کی ضلعی کچہری میں بطور ریڈر ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۶۵ء میں نوکری چھوڑ کر ربوہ منتقل ہوئے اور اپنے والد اور چچا کے ہمراہ ادارہ الفضل سے منسلک ہو کر خدمت کا آغاز کیا اور پھر صدر انجمن میں بطور محرر کام کرتے رہے۔ آپ کو 1965ء سے 2009ء تک (44؍سال) صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران آپ نے دفتر مشیر قانونی، جائیداد، بیت المال آمد، پرائیویٹ سیکرٹری، تشخیص جائیداد، الفضل اور نظارت اشاعت میں خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں طلبہ کو فن خطاطی و خوشنویسی بھی سکھاتے رہے۔ الفضل کے علاوہ جماعتی رسائل اور لاتعداد جماعتی اور انفرادی کتب کی کتابت کا موقع ملا۔ ایک پمفلٹ کی اشاعت پر آپ محترم سید عبد الحئی شاہ صاحب کے ساتھ ۱۷؍دن اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ سیدہ امۃ الحئی نجم السحر گردیزی صاحبہ (جرمنی) بنت مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب (وقف جدید ربوہ)

12؍جولائی 2024ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، اچھے اخلاق کی مالک، صابرہ وشاکرہ، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ لازمی اور طوعی چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(4) مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری گلزار احمد صاحب (وزیر آباد)

2؍اگست 2024ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، ملنسار، غریبوں کی ہمدرد، خلافت کی عاشق، چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداروں اور مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 4 بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شاہد احمد صاحب (اسیر راہ مولیٰ۔ حال ایسٹ لندن یوکے) کی والدہ اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ حال کینیڈا) کی خوش دامن تھیں۔

(5) مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب (کینیڈا)

3/اگست 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد جماعت کی زمین ناصر آباد پر کام کرتے تھے اس لیے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بھی رہنے کا موقع ملا۔ آپ 1960ء کی دہائی میں ابوظہبی چلے گئے تھے جہاں 30/سال کے قریب فوج میں کام کرنے کا موقع ملا۔ چونکہ احمدیت کی تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا اس لیے گاہے بگاہے ان کی مخالفت بھی ہوتی رہی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ اس کے بعد آپ کینیڈا چلے گئے اور 1998ء میں بلا معاوضہ زندگی وقف کر کے پہلے شعبہ آڈیو ویڈیو میں اور پھر تبلیغ، تربیت اور دفتر جنرل سیکرٹری میں خدمت کی توفیق پائی۔ تین ماہ Jamaica کے مشن میں وقف عارضی کا بھی موقع ملا۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، مہمان نواز، خلافت کے شیدائی اور نافع الناس انسان تھے۔ اپنے بچوں کو ہمیشہ تلقین کرتے کہ تبلیغ کرو اور خلافت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جڑے رہو۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد ہارون صاحب (ممبر قضاء بورڈ کینیڈا) کے والد تھے۔

(6) مکرمہ خوشنود بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب (نسّو والی ضلع گجرات)

23/اگست کو 72/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا بہادر بیگ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (درویش قادیان) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور 5 بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 08 اکتوبر 2024ء)

❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 ستمبر 2024ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد سپرا صاحب (آلڈرشاٹ نارتھ۔ یوکے)

15/ستمبر 2024ء کو 65/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، نیک، رحمدل اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا خاص اہتمام کرتیں۔ مرحومہ کو اپنی فیملی میں اکیلی احمدی ہونے کی وجہ سے بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن وفا کے ساتھ احمدیت پر قائم رہیں۔ بہت شکر گزار خاتون تھیں۔ گذشتہ پانچ سالوں سے فالج اور دونوں ٹانگوں سے معذوری کے باعث بستر پر تھیں مگر کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔ جب بھی ان کا حال دریافت کیا گیا تو یہی سننے کو ملتا کہ اللہ کا شکر ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ شبانہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب (قادیان)

یکم اگست 2024ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم قاضی زین العابدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی کی بیٹی تھیں۔ شادی کے 10/سال بعد 2005ء میں قادیان میں رہائش پذیر ہوئیں اور سیکرٹری تحریک جدید حلقہ نور قادیان کے طور پر خدمت بجالا رہی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، مہمان نواز، ہمدرد، خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم صہیب احمد وانی صاحب (مربی سلسلہ نورالاسلام قادیان) کی ساس تھیں۔

(2) مکرم رشید احمد صاحب (ربوہ)

3/جولائی 2024ء کو 72/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم جب سے ربوہ میں آئے اپنی لوکل مسجد کی صفائی ستھرائی اور مرمت وغیرہ کا کام کیا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ سلام میں پہل کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ایک بھائی مکرم حبیب احمد صاحب مرحوم کو نائیجیریا میں بطور مربی سلسلہ خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

(3) مکرم ضیاء الدین احمد صاحب (امریکہ)

18/اگست 2024ء کو 91/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم پاکستانی گورنمنٹ کے سینئر عہدہ پر فائز ہونے کے علاوہ مشرقی یورپ اور افریقہ کے لیے اقوام متحدہ کے diplomat بھی رہ چکے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور صاحب علم، سخی، صابر، ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، تین بیٹے، اور 9 نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ انیسہ ایوبی صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (ملتان)

13/اگست 2024ء کو 77/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے بے انتہا اطاعت کا تعلق رکھنے والی بہت نیک اور اچھے اخلاق کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم کمال الدین ایوبی صاحب شعبہ عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یوکے میں اور داماد مکرم محمد عبد الودود صاحب امیر ضلع ملتان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت الرحمٰن سراء صاحب مرحوم (چک نمبر 6/11/ایل ضلع ساہیوال)

2/جولائی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ 3 سال سے یوکے میں اپنی بیٹی کے پاس مقیم تھیں۔ آپ نے 12/سال صدر لجنہ ضلع ساہیوال اور 15/سال مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، جماعتی عہدیداروں کا احترام کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے پناہ عقیدت اور فدائیت کا تعلق تھا اور خلافت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب (مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اسلام آباد۔ یوکے) کی نانی کی بہن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 08 اکتوبر 2024ء)

❁❁❁❁❁

اعلان برائے اسامی نرس/OTA میل نرس/ فارماسسٹ نور ہسپتال قادیان

تعلیمی قابلیت برائے نرس/OTA میل نرس:

(1) اُمیدوار نے 2+10 (فزکس، کیمسٹری، بایولوجی) کے بعد کم از کم OTA/B.Sc Nursing/GNM کا کورس کیا ہو۔
(2) پنجاب نرسز رجسٹریشن کاؤنسل کا رجسٹریشن رکھتی ہو/ رکھتا ہو۔ (عدم رجسٹریشن کی صورت میں چھ ماہ کے اندر منتقلی رجسٹریشن کا Affidavit منسلک کرنا ہوگا)
(3) ڈاکٹری ہدایات پڑھنے کی صلاحیت ہو۔
(4) کسی معروف ہسپتال کا کم از کم 02 سالہ تجربہ ہو۔
(5) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد نہ ہو۔ حالات کے پیش نظر استثنائی صورت پر غور کیا جاسکتا ہے۔
(6) گریڈ۔ 17372-318-14828-271-11576-223-9792
(7) اُمیدوار صحت مند ہو۔ دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ مہذب ہو، مریضوں و ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حِلم کا رویہ رکھتی ہو/ رکھتا ہو۔

تعلیمی قابلیت برائے فارماسسٹ:

(1) اُمیدوار نے 2+10 (فزکس، کیمسٹری، بایولوجی) کے بعد کسی رجسٹرڈ سرکاری ادارہ سے کم از کم B.Pharmacy/D.Pharmacy کیا ہو۔
(2) فارمیسی کاؤنسل آف پنجاب کا رجسٹریشن رکھتی ہو/ رکھتا ہو۔ (عدم رجسٹریشن کی صورت میں چھ ماہ کے اندر منتقلی رجسٹریشن کا Affidavit منسلک کرنا ہوگا)
(3) ڈاکٹری ہدایات پڑھنے کی صلاحیت ہو۔
(4) کسی معروف ہسپتال کا کم از کم 02 سالہ تجربہ ہو۔
(5) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد نہ ہو۔ حالات کے پیش نظر استثنائی صورت پر غور کیا جاسکتا ہے۔
(6) گریڈ۔ 22843-506-18795-443-13479-302-11063
(7) اُمیدوار صحت مند ہو۔ دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ مہذب ہو، مریضوں و ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حِلم کا رویہ رکھتی ہو/ رکھتا ہو۔

ضروری ہدایات:

(1) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔
(2) خواہشمند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر/ مقامی امیر/ صدر جماعت/ مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ ارسال کریں۔
(3) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا۔
(4) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔
(5) سفر خرچ قادیان آمد و رفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
(6) بوقتِ انٹرویو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان، گورداسپور پنجاب۔ پن کوڈ: 143516

موبائل: 9682587713,9888232530,9682627592 **دفتر:** 01872-501130

Email: diwan@qadian.in

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر لاہور اور حضور پُرنور کا وصال

حضور کی غریب نوازی، کرم گستری اور غلام پروری کے چند ایک ادنیٰ سے کرشمے اور بالکل چھوٹی چھوٹی مثالیں بھی اس موقعہ پر لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(1) میں چونکہ ایک لمبے عرصے کی جدائی کے بعد قریب ہی کے زمانہ میں راجپوتانہ سے قادیان واپس آیا تھا۔ جہاں مجھے میرے آقا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک نہایت عزیز کی خدمت اور ان کے زمینداری کاروبار میں مدد کے لئے ان کی درخواست پر جانے کا حکم نومبر ۱۹۰۳ء کے اواخر میں دے کر بھیجا تھا۔ اور جہاں سے میں سوائے دو تین مرتبہ قادیان آنے اور چند روز ٹھہر کر پھر واپس چلے جانے کے دسمبر ۱۹۰۷ء میں بصد مشکل وہ بھی ایک چیتے کے حملہ سے سخت زخمی ہو کر واپس پہنچا تھا۔ لہٰذا

اس لمبی جدائی اور دوری کی تلافی کا خیال میرے دل میں اس زور سے موجزن تھا کہ جی قربان ہو جانے اور حضرت کے قدموں میں جان نثار کر دینے کو چاہتا تھا۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مقدس انسان کی وفات میری عدم موجودگی میں واقع ہوئی تھی اور رسالہ الوصیت مجھے راجپوتانہ ہی میں ملا تھا۔ حضرت مولانا کی وفات اور اس کے بعد رسالہ الوصیت کے مضمون نے میری زندگی کی بنیاد کو ہلا دیا اور دنیا مجھ پر سرد کر دی تھی۔ ایسی کہ مجھے کسی حال میں چین نہ پڑا کرتا اور دل بے قرار رہتا تھا کہ وہ دن کب آئے کہ میں پھر قادیان کے گلی کوچوں میں پہنچ کر دیارِ حبیب میں داخل ہو کر اپنے آقا اور حضور کے خاندان کے قدموں میں رہوں۔ وہیں میرا جینا ہو اور وہیں خدا کرے کہ میرا ایمان و وفا پر مرنا ہو۔ یہ میری دعائیں تھیں اور یہی آرزوئیں اور تمنائیں ہوا، کرتی تھیں۔

آخر اللہ کریم نے میرے لئے غیر معمولی سامان بہم پہنچائے اور میں چنگا بھلا رہ کر تو شاید عمر بھر بھی وہاں سے نہ نکل سکتا۔ لہٰذا مجھے ایک خونخوار زخمی چیتے سے زخمی کرا کے اللہ کریم نے وہاں سے نجات دی اور میں مدتوں ہجر و فراق کے درد سہنے کے بعد خدا کے فضل سے پھر دارالامان پہنچا۔

حضور کا یہ سفر میرے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اور میرے جو کچھ دل میں بھرا تھا اس کے پورا کرنے کے خدا نے سامان کرائے تھے۔ میں ان ایام کو غنیمت سمجھ کر ہر وقت کمر بستہ رہتا اور حضور یا حضور کے خاندان کے احکام و اشارات کی تعمیل اور خدمت میں ایسی لذت اور سرور محسوس کیا کرتا تھا کہ۔

”تختِ شاہی پر بھی بیٹھ کر شاید ہی کسی کو وہ لذت خوشی اور سرور میسر ہوا ہو۔“

مَیں سیر میں ہر وقت ہمرکاب رہتا۔ قیام میں دربانی کرتا اور خدمت کے موقع کی تاک و جستجو میں لگا رہتا۔ ہر کام کو پوری تندہی، محبت اور چستی سے سرانجام پہنچاتا۔ کسی کام سے عار نہ کرتا تھا۔ خدا کا فضل تھا کہ میری دلی مرادیں بھر آئیں اور خدا نے بھی مجھے قبول فرما لیا اس طرح کہ میرے آقا، میرے ہادی و رہنما، میرے امام ہمام اور پیشوا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مجھ سے خوش تھے۔ غیر معمولی رنگ میں نوازتے تھے۔ ایسا کہ کوئی شفیق سے شفیق یا مہربان سے مہربان ماں باپ بھی اپنی عزیز ترین اولاد کو بھی کم ہی نوازتے ہوں گے۔ میں چونکہ اپنے محسن و مولا اور رحیم و کریم آقا کے حسن و احسان کے تذکروں سے ایمان میں تازگی، محبت و وفا میں اضافہ اور عقیدت و نیاز مندی کے جذبات میں نمایاں ترقی کے آثار پاتا ہوں اور چونکہ اس رنگ میں یادِ حبیب کا عمل میرے دل میں حضور پرنور پر سلام و درود بھیجنے اور حضور کے مقاصد کی تکمیل کے لئے دردمندانہ دعاؤں کا ایک بے پناہ جوش پیدا کرتا ہے۔ اس لئے میں اس ذکر میں بے انداز لذت محسوس کرتا اور بار بار ان کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ

کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

محبت کے پیدا کرنے اور بڑھانے کا واحد و مجرب طریق حسن و احسان کی یاد آوری اور تکرار ہے۔ کسی خوبی کو ہلکا کر کے اس کی تحقیر کرنا یا کسی نیکی کو بے قدری کی نگاہ سے دیکھنا موجب کفران و خسران اور لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ فَإِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کے وعدو وعید کے نیچے آتا ہے۔ فَاعْتَبِرُوا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سواری کے مقدس رتھ کے پیچھے ایک لکڑی کی سیٹ حکماً لگوا دی تا کہ حضور کا یہ ادنیٰ ترین غلام پیدل چلنے کی بجائے رتھ کے پچھلی طرف حضور کے ساتھ بیٹھ کر کوفت اور تکان سے بچ جایا کرے۔

سبحان اللہ!!! خدا کے برگزیدہ انبیاء و مقدسین کس درجہ رحیم و کریم اور الٰہی اخلاق و صفات کے سچے مظاہر اور کامل نمونے اور تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللهِ کی کیسی صحیح تصویر ہوتے ہیں کہ گویا وہی مثل صادق آتی ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً۔

لوہا جس طرح آگ میں پڑ کر نہ صرف اپنا رنگ ہی کھو دیتا ہے بلکہ اپنے خواص میں بھی ایسی تبدیلی کر لیتا ہے کہ آگ ہی کا رنگ اور آگ ہی کے صفات اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالکل یہی رنگ ان خدا نما انسانوں کا اور بعینہٖ یہی حال ان کاملین کا ہوتا ہے۔

مَیں اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھلا چنگا تندرست و توانا تھا اور میرے جسمانی قویٰ ایسے صحیح اور قوی تھے کہ رتھ یا بیل گاڑی تو درکنار اچھے اچھے گھوڑے بھی مجھ سے بازی نہ لے جا سکتے تھے۔ اور کئی کئی دن رات متواتر کی دوڑ دھوپ اور محنت کا اثر مجھ پر نمایاں نہ ہوا کرتا تھا۔ اور یہ صبح و شام کی سیر یا دن بھر کے کاروبار مجھے محسوس بھی نہ ہوا کرتے تھے۔ مگر حضور کو میرے حال پر توجہ ہوئی اور اس خیال سے کہ میاں عبدالرحمن ساتھ چلتے چلتے تھک جاتے ہوں گے لہٰذا ان کے لئے رتھ کے پیچھے الگ جگہ بیٹھنے کی بنا دی جائے۔ اللہ اللہ کتنی ذرہ نوازی۔ کتنا رحم اور کیسا مروت اور حسن سلوک کا عدیم المثال نمونہ ہے۔

ایک روز نا معلوم میرے دل میں کیا آئی شام کی نماز کے بعد جب کہ مجھے خیال تھا کہ سیدنا حضرت اقدس کھانا تناول فرما چکے ہوں گے۔ میں اوپر سے نیچے اتر اس دروازہ پر پہنچا جو خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے نچلے شمالی حصہ سے غربی جانب کوچہ میں کھلتا تھا جہاں حضور معہ اہل بیت رہتے تھے اور دستک دی۔ میرے کھٹکھٹانے پر سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلند آواز سے دریافت فرمایا۔ کون ہے؟

حضور کا غلام عبدالرحمن قادیانی۔ میں نے بالکل دھیمی سی آواز میں عرض کیا اور مارے شرم کے پانی پانی ہو گیا۔ کیونکہ ساتھ ہی میرے کان میں سیدنا حضرت اقدس کی آواز پڑ گئی۔ میں دروازہ پر اس خیال سے گیا تھا کہ دستک دوں گا تو کوئی خادمہ یا بچہ آوے گا۔ میں آہستگی سے اپنا مقصد کہہ دوں گا۔ مگر یہاں معاملہ ہی کچھ اور بن گیا۔ نہ صرف حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک بھی تشریف فرما ہیں۔ اب ہو گا کیا؟

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

”کیا کہتے ہو بھائی جی؟“ سیدۃ النساء کا فرمان تھا اور اب چپ رہنا یا لوٹ جانا بھی سوء ادبی میں داخل تھا۔ جواب عرض کئے بغیر چارہ نہ تھا۔ نہایت درجہ شرم سے اور بالکل دھیمی سی آواز میں عرض کیا۔ حضور کچھ تبرک چاہتا ہوں۔ ”تمہیں تبرک کی کیا ضرورت۔ تم تو خود ہی تبرک بن گئے۔“

میری درخواست کا جواب دیا سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، نہ تنہائی میں بلکہ نبی اللہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں۔ حضور ابھی کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں حضور کے بولنے کی آواز اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔ ساتھ ہی ارشاد ہوا ”ذرا ٹھہرو“

میری اس وقت جو حالت تھی اس کا اندازہ میرے خدا اور خود میری اپنی ذات کے سوا کوئی کر ہی کیوں کر سکتا ہے۔ اگرچہ ہم لوگ اس زمانہ میں کوشش کر کے بھی خدا کے برگزیدہ جَرِيُّ اللهِ فِي حُلَلِ الْأَنْبِيَاءِ کے تبرکات حاصل کیا کرتے تھے۔ اور اس کے لئے ہماری جدوجہد اس درجہ بڑھی ہوئی ہوا کرتی تھی کہ ایک دوسرے پر رشک بھی کیا کرتے تھے۔ اور بارہا خدا کے نبی و رسول کے پس خوردہ کو ذرہ ذرہ اور ریزہ ریزہ کر کے بھی بانٹ کھایا کرتے تھے اور گاہے حضور پرنور خود بھی لطف فرماتے۔ اپنے دست مبارک سے اپنے کھانے میں سے کبھی کسی کو کبھی کسی کو کچھ عطا فرما دیا کرتے تھے۔ اور ایک زمانہ میں جبکہ رات کے وقت ہم لوگ حضرت کے مکانات کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضور اکثر ہماری خبر گیری فرماتے اور کبھی کبھی کچھ نہ کچھ کھانے کو عطا فرما دیا کرتے تھے۔ جسے ہم لوگ شوق سے لیتے، محبت سے کھاتے اور اپنی خوش بختی پر شکرانے بجا لایا کرتے تھے۔ مگر آج جو کچھ مجھ پر گزرا میرے لئے بہت ہی گراں اور بھاری تھا۔ اور اگر مجھے حضور کی موجودگی کا علم نہ ہو جاتا تو شائد میں حضرت اماں جان سے تو چپ سادھ کر یا کھسک کر شرمسار ہونے سے بچ ہی جاتا۔ چند منٹ بعد حضور کے سامنے کا بچا سارا کھانا ایک پتنوس میں لگا لگایا میرے لئے آ گیا۔ یہ وہ سعادت اور شرف ہے کہ جس کے لئے ہر موئے بدن اگر ایک نہیں ہزار زبان بھی بن کر شکر نعمت میں قرنوں قرن لگی رہے تو حق یہ ہے کہ حق نعمت ادا نہ ہو۔ مادہ پرست دنیا کا بندہ اگر ان باتوں پر مضحکہ اڑائے تو اس کی تیرہ بختی ہے کیونکہ اس کو وہ آنکھ نہیں ملی جو ان روحانی برکات کو دیکھ سکے۔ اس کو وہ حواس نصیب نہیں کہ ان حقائق سے آشنا ہو۔ ورنہ جاننے والے جانتے اور سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ ایسی سعادت و عزت اور فضل و کرم ہیں کہ وقت آتا ہے جب ہفت اقلیم کی شاہی پر بھی ان کو ترجیح دی جائے گی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کیا چیز تھا ہریش چندر؟ ایک اکھڑ اور متعصب بت پرست، ہندو گھرانے میں پیدا ہونے والا کروڑوں بتوں اور دیوی دیوتاؤں کے پجاری ماں باپ کی اولاد اور کہاں خداوند خدا کا یہ پیارا نبی و رسول وَجِيْهٌ فِي حَضْرَتِهٖ کے معزز خطاب سے ممتاز! یہ فضل یہ کرم یہ عطاء و سخا خدائے واحد و یگانہ کی خاص الخاص رحمتوں کا نتیجہ اور فضل و احسان کی دین ہے۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 379، مطبوعہ قادیان 2008)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: بی۔ ایس۔ عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیس)

QUALIFICATION FOR NURSE/ OTA MALE NURSE

1. Candidate must have completed at least OTA/B.Sc. Nursing/GNM course after 10+2 (With subjects Physics, Chemistry and Biology).

2. He/She must have registered with Punjab Nurses Registration Council. (In case of non-registration, attach affidavit of transfer registration within six months).

3. He/She must have ability to read medical instructions.

4. Minimum 02 years' experience in a reputed hospital is needed.

5. The age of the candidate should not be more than 30 years. An exception may be considered according to the circumstances.

6. Grade: 9792-223-11576-271-14828-318-17372

7. Candidate must be healthy, good in religious and moral condition, polite. He/ She must have a caring attitude towards patients and co-workers.

QUALIFICATION FOR PHARMACIST

1. Candidates must have completed at least B. Pharmacy/ D. Pharmacy from a registered government institution after 10+2 (With subjects Physics, Chemistry and Biology).

2. He/She must have registered with Pharmacy Council of Punjab. (In case of non-registration, attach affidavit of transfer registration within six months).

3. He/She must have ability to read medical instructions.

4. Minimum 02 years' experience in a reputed hospital is needed.

5. The age of the candidate should not be more than 30 years. An exception may be considered according to the circumstances.

6. Grade: 11063-302-13479-443-18795-506-22843

7. Candidate must be healthy, good in religious and moral condition, polite. He/She must have a caring attitude towards patients and co-workers.

ESSENTIAL INSTRUCTIONS:

1. Applications received within 2 months after the last announcement published in The Weekly Badr will be considered.

2. Interested candidates should send their applications on the printed form with the attested signature and seal of their Zilla Amir/ Local Amir/ Sadr Jama'at/ Mubaligh In-Charge.

3. In case of success in the interview, the candidate will have to undergo a medical examination from Noor Hospital Qadian and only those candidates will be eligible for service that are fit and healthy as per the report of Noor Hospital Medical Board.

4. In case of selection, the candidate will have to arrange his own accommodation in Qadian.

5. All travel and medical expenses will be borne by the candidate.

6. At the time of interview it is necessary for candidates to bring their original educational certificates with them.

Note: The date of interview will be intimated to the candidates later.

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

رپورٹ آتی ہے اس کے مطابق دو لاکھ خدام ہونے چاہئیں۔آپ کو جماعت کے ساتھ مل کر معلوم کرنا چاہیے کہ وہ خدام کہاں ہیں؟ اگر کہیں پوشیدہ ہیں تو جا کر انہیں تلاش کریں۔آپ کو دور دراز علاقوں اور مختلف دیہات میں جانا ہوگا۔

مہتمم خدمت خلق سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کتنے مریضان کی گذشتہ چھ ماہ میں عیادت کی گئی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ ۱۱۶/مریضان کی عیادت کی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ اپنی نیشنل عاملہ اور مقامی عاملہ کے ممبران کو عیادت کرنے کا کہتے تو یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہونی تھی۔

مہتمم اشاعت کو حضور انور نے توجہ دلائی کہ اپنے رسالہ کو باقاعدگی سے شائع کیا کریں۔

مہتمم تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ بیعتوں کا ٹارگٹ ایک سو ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سو بیعتیں تو صرف مجلس عاملہ کی ہونی چاہئیں۔اسی طرح اگر مقامی عاملہ کو ٹارگٹ دیں گے تو یہ تعداد ہزار تک پہنچ جائے گی۔بلند ٹارگٹ رکھا کریں تبھی آپ کامیاب ہوں گے۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرنے والے خدام کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدام کو وقتاً فوقتاً بتاتے رہا کریں کہ نماز فرض ہے اور انہیں باقاعدگی سے ادا کرنی چاہیے۔بہتر ہے اگر باجماعت ادا کریں۔

اس کے علاوہ حضور انور نے قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایک قائد علاقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بطور قائد علاقہ ان تمام امور کی طرف توجہ دینی ہوگی جن کی طرف مہتممین کو توجہ دلائی ہے۔اس طرح آپ مجلس عاملہ اور خدام الاحمدیہ کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مَیں کہنا چاہتا تھا وہ میں آپ کو مہتممین کے ساتھ تعارف کے دوران بتا چکا ہوں۔میں نے آپ کے کاموں کا مختصر خاکہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔اگر آپ اس پر کام کریں تو آپ کی مجلس ترقی کرے گی، انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے، آپ پر رحم کرے۔جزاکم اللہ۔السلام علیکم

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 مارچ 2023ء)

☆......☆......☆

بقیہ وصایا از صفحہ نمبر 19

طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی 6.420 گرام ، ایک عدد نیکلس 18.800 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔حق مہر -/51,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9,872 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید شہاب احمد   الامۃ : عظمیٰ ناز   گواہ : عطاء المنعم نائک

مسل نمبر 12110: میں سیدہ ناظرہ انجم بنت مکرم مرحوم سید یوسف شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر تاریخ پیدائش: 17 جولائی 1953ء پیدائشی احمدی ساکن: جماعت احمدیہ اننت ناگ اسلام آباد صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد چوڑی، ایک عدد کڑا، دو عدد انگوٹھی، ایک عدد چین پنڈلم (تمام زیورات 62.033 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/5,000 روپے ادا شد۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/50,100 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید محمود احمد رضوی   الامۃ : سیدہ ناظرہ انجم صاحبہ   گواہ : غلام حسن صاحب

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

وصــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12101: میں Nainar محمد ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کیٹرنگ تاریخ پیدائش 25 مئی 1985 تاریخ بیعت 2007ء ساکن 1/59 واٹر ٹینک سٹریٹ کنگیام پالا یم کوئمبٹور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز کیٹرنگ ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بی محمد انور العبد : Nainar محمد گواہ : ایس عبدالقادر

مسل نمبر 12102: میں شمیمہ زوجہ مکرم ظاہر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 جون 1984ء تاریخ بیعت 1999ء ساکن: رامیہ گارڈن نزد ہائی اسکول منگالم تروپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی 2 گرام، ایک انگوٹھی 2 گرام، ایک چین 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/6,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جے اسداللہ الامۃ : شمیمہ گواہ : ظاہر حسین

مسل نمبر 12103: میں قمرنشا این زوجہ مکرم نینار محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر تاریخ پیدائش 21 دسمبر 1995 تاریخ بیعت 2013ء ساکن: 1/59 واٹر ٹینک سٹریٹ کنگیام پالا یم کوئمبٹور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی 2 گرام، ایک انگوٹھی 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/10,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بی محمد عادل الامۃ : قمرنشا گواہ : نینار محمد

مسل نمبر 12104: میں محمد عاشق ایس ولد مکرم سلطان ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 6 ستمبر 2001ء پیدائشی احمدی ساکن: 11/35B جے جے کالونی، Vagarayampalayam کوئمبٹور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایس عبدالقادر العبد : محمد عاشق ایس گواہ : سلطان ابراہیم ایم

مسل نمبر 12105: میں یورحمت بیوی زوجہ مکرم عمر فاروق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال تاریخ بیعت 2004ء ساکن: 281 رامامورتھی نگر کرشنا پالا یم اروڈ 3 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک چین 24 گرام، ایک جوڑی کان کی بالی 7 گرام، ایک انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، چار لاکھ روپے بینک میں سیونگ ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آر ایف خواجہ محی الدین الامۃ : یورحمت بیوی گواہ : یومحمد ابراہیم

مسل نمبر 12106: میں اے این فرزانہ بیگم زوجہ مکرم طارق احمد او کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 جولائی 1997ء پیدائشی احمدی ساکن: 134-57B نیونمبر 58، جیم پورم 7th ساؤتھ اسٹریٹ میلا پالا یم ترونولّی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 129 گرام 22 کیریٹ حق مہر: طلائی زیورات 32 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اے شمس العالم الامۃ : فرزانہ بیگم اے این گواہ : اے عبدالنظار

مسل نمبر 12081: میں ذاکر احمد خان ولد مکرم ظہور الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 27 مئی 1994ء پیدائشی احمدی ساکن: Gadpada,viya بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اکتوبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ علی قادر العبد : ذاکر احمد خان گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12107: میں محمد حبیب اللہ ولد مکرم محمد امان اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 29 جنوری 1999ء پیدائشی احمدی ساکن: کاٹھمانڈو منڈی نیپال مستقل پتہ: قادیان دارالامان محلہ مہدی آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اپریل 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/10,465 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ نذیر الحق العبد : محمد حبیب اللہ عمر گواہ : ناصر احمد

مسل نمبر 12108: میں حانیہ مقصود بنت مکرم مقصود علی احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: محمود آباد کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : افتخار احمد خان الامۃ : حانیہ مقصود گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12109: میں عظمیٰ ناز زوجہ مکرم خورشید احمد طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ پیدائش: 5 اگست 1988ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ مسرور کوٹھی دارالسلام قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 12 - December - 2024 Issue. 50

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان:

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 ردسمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صلح حدیبیہ کے ذکر میں آج کچھ مزید تفصیل بیان کروں گا۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ معاہدوں میں رخنے رہ جایا کرتے ہیں جو بعض اوقات بعد میں اہم نتائج کا باعث بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اس معاہدے میں بھی یہ رخنہ رہ گیا تھا۔ اس معاہدے میں گوکہ مسلمان مردوں کی واپسی کے متعلق صراحتاً ذکر تھا مگر مسلمان عورتوں کا کوئی ذکر نہ تھا۔ ابھی معاہدے پر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ چند مسلمان عورتیں کفّارِ مکّہ سے چُھٹ کر مدینے پہنچ گئیں۔ ان میں سب سے اوّل نمبر پر مکّے کے فوت شدہ مشرک رئیس عقبہ ابن ابی معیط کی لڑکی امّ کلثوم تھی، جو ماں کی طرف سے حضرت عثمان بن عفانؓ کی بہن بھی لگتی تھی۔ امّ کلثوم بڑی ہمت دکھا کر لمبا سفر پا پیادہ طے کر کے مدینے پہنچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اس کے پیچھے پیچھے اس کے دو کافر رشتے دار بھی مدینے آگئے اور اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ گوکہ معاہدے میں صرف مرد کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر دراصل معاہدہ عام ہے اور مرد اور عورتوں دونوں پر مساوی اثر رکھتا ہے۔ ام کلثوم معاہدے کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس وجہ سے بھی کہ عورت کمزور جنس سے تعلق رکھتی ہے، واپسی کے لیے تیار نہ تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طبعاً اور انصافاً ام کلثوم کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ ان ہی دنوں یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کوئی عورت مکے سے مدینے آئے تو اس کا اچھی طرح امتحان کرلو اور اگر وہ نیک بخت اور مخلص ثابت ہو تو اسے ہرگز واپس نہ لوٹاؤ۔ لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کا مہر اس کے مشرک خاوند کو لازماً ادا کرو۔

معاہدے کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرد مکے سے مدینے آئے گا تو اسے واپس لوٹایا جائے گا لیکن اگر کوئی مرد مدینے سے مکّے جائے گا تو کفار اسے واپس کرنے کے پابند نہ ہوں گے۔ بظاہر اس شرط سے مسلمانوں کی ہتک مراد لی گئی تھی مگر حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ ابتدا میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ ہاں! ٹھیک ہے جو شخص مدینہ چھوڑ کر مسلمانوں سے الگ ہوکر جائے گا ایسے منافق اور گندے عضو کو مدینے میں واپس لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی معاہدے کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ابو بصیر جو مکے کا رہنے والا تھا مسلمان ہوکر مدینے آ گیا، مگر معاہدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے مطالبے پر اسے کفار کے ساتھ بھیج دیا۔ جب یہ پارٹی اسے ساتھ لے کر جارہی تھی تو راستے میں اس نے موقع پاکر پارٹی کے رئیس کو قتل کردیا اور دوسرا شخص بھاگ کر مدینے آگیا اور اس کے پیچھے پیچھے ابو بصیر بھی مدینہ آ گیا۔ ابو بصیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ نے مجھے کفار کے حوالے کردیا تھا اور یوں آپؐ کی ذمہ داری ختم ہوگئی، مگر خدا نے مجھے ظالم قوم سے نجات دے دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو جنگ کی آگ بھڑکا رہا ہے، اس پر ابو بصیر نے یہ جان کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسے بہرحال معاہدے کی وجہ سے واپس جانے کا ارشاد فرمائیں گے، وہ چپکے سے مدینے سے نکل گیا اور ایک الگ مقام پر اپنا ٹھکانہ بنالیا۔

جب مکے کے دوسرے کمزور مسلمانوں کو ابو بصیر کے علیحدہ ٹھکانے کا علم ہوا تو وہ بھی آہستہ آہستہ وہاں جمع ہونا شروع ہوگئے، ان ہی لوگوں میں رئیس مکہ سہیل بن عمرو کا لڑکا ابو جندل بھی تھا۔ ان لوگوں کی تعداد ستّر اور بعض روایات میں تین سَو تک بیان کی گئی ہے، اس طرح آہستہ آہستہ مدینے کے علاوہ ایک اور مسلمان ریاست وجود میں آ گئی۔ چونکہ یہ علاقہ شام کے راستے میں تھا اس لیے ان مسلمانوں کی اکثر کفار کے ساتھ مڈھ بھیڑ جاری رہتی اور اس نئے محاذ سے تنگ آکر خود کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفارت کے ذریعے درخواست کی کہ ان مسلمانوں کو بھی مدینے بلوالیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ابو جندل اور ابو بصیر کے پاس پہنچا تو ابو بصیر بیمار ہوکر صاحبِ فراش تھے، انہوں نے بڑے شوق سے حضورؐ کے خط کو ہاتھ میں تھامے رکھا اور اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی جبکہ باقی مسلمان مدینے آ گئے۔

مستشرقین حسبِ عادت اعتراض کرتے ہیں، ان اعتراضات میں سے دو قابلِ توجہ اعتراضات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تبصرہ فرمایا ہے، جن میں پہلا اعتراض عورتوں کو واپس کرنے پر معاہدے کی خلاف ورزی کا ہے اور دوسرا اعتراض ابو بصیر اور ابو جندل کے واقعے پر ہے۔

ان اعتراضات کے جواب میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اوّل یہ معاہدہ کفارِ مکہ کے ساتھ ہوا تھا جو پہلے دن سے مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار چلے آرہے تھے۔ پھر یہ کہ خود کفارِ مکہ کی گواہی موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی معاہدوں کی خلاف ورزی نہیں کی چنانچہ جب ہرقل شہنشاہِ رُوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبلیغی خط ملا تو اس نے ابوسفیان کو جو رئیس الکفار تھا اور اس وقت شام میں موجود تھا اسے بلایا اور یہی سوال کیا تو ابوسفیان نے جواباً کہا کہ نہیں! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کبھی معاہدوں کی خلاف ورزی نہیں کی۔

عورتوں کی واپسی پر اعتراض کے ذیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے صحیح بخاری میں مرقوم الفاظ نقل کر کے فرمایا ہے کہ ان واضح اور غیر مشروط الفاظ کے ہوتے ہوئے یہ اعتراض کرنا صرف بے انصافی نہیں بلکہ انتہائی بددیانتی ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ تاریخ کی بعض روایتوں میں معاہدے کے الفاظ میں ’رجل‘ کا لفظ نہیں بلکہ عام الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن سے مرد اور عورت دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو مضبوط روایت، جس میں ’رجل‘ کا لفظ آتا ہے اسی کو مقدم سمجھا جائے گا دوسرا یہ کہ تاریخی روایات جن میں مختلف الفاظ آتے ہیں وہ بھی اسی تشریح کے حامل ہیں جو کیے گئے ہیں۔ مثلاً سیرت ابن ہشام میں جو الفاظ ہیں وہاں بے شک مرد کا لفظ نہیں مگر تمام ضمائر اور صیغے وہی ہیں جو مردوں کے لیے مستعمل ہیں۔

دوسرا اعتراض جو ابو بصیر کے واقعے سے تعلق رکھتا ہے یہ بھی غور کرنے پر بالکل بودہ اعتراض معلوم ہوتا ہے۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معاہدہ کیا تھا مگر سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی؟ ہرگز نہیں! آپؐ نے تو اس معاہدے کی پابندی کا شاندار نمونہ دکھایا۔

غور کریں! ابو بصیر اسلام کی صداقت کا قائل ہوکر مکّے سے بھاگتا ہے، چھپتا چھپاتا مدینے پہنچ جاتا ہے، مگر اس کے ظالم رشتے دار اس کے پیچھے پہنچ جاتے ہیں اور اسے جبراً بزورِ تلوار واپس لے جانا چاہتے ہیں، دونوں فریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ ابو بصیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھرائی ہوئی آواز میں عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے خدا نے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اور مکے واپس جانے میں دکھ اور تکلیف کی زندگی میرے سامنے ہے، آپؐ جانتے ہیں خدا کے لیے مجھے واپس نہ بھجوائیں۔ دوسری جانب ابو بصیر کے رشتے دار معاہدے کا حوالہ دیتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے دل میں سخت صدمہ تھا مگر ایسے وقت میں بھی آپؐ نے امانت اور دیانت کا پورا خیال رکھا۔

آپؐ نے فرمایا! اے ابو بصیر! تم جانتے ہو کہ ہم ان لوگوں کو اپنا عہد و پیمان دے چکے ہیں، اور ہمارے مذہب میں عہد شکنی جائز نہیں ہے۔ پس! تم ان لوگوں کے ساتھ چلے جاؤ اور اگر پھر تم اسلام پر صبر واستقلال کے ساتھ قائم رہو گے تو خدا تمہارے لیے اور تم جیسے مظلوموں کے لیے خود کوئی نجات کا رستہ کھول دے گا۔ اس ارشادِ نبوی پر ابو بصیر واپس چلا گیا۔ اس واقعے کی بعد کی تفاصیل کے ذیل میں اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مکّے سے نکلنے والا شخص خواہ کہیں بھی ہو آپؐ اسے مکے واپس پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے تو معاہدے میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

مدنی سیاست سے باہر لوگوں کو واپس مکے پہنچانے کا ذمہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دینا خلافِ عقل بات ہے۔

یہ شرائط کفار مکہ نے ازخود رکھی تھیں اور جو کانٹے انہوں نے خود بوئے تھے وہ خود ہی ان کا شکار ہوئے۔ بے شک وہ لوگ جو ابو بصیر کے ساتھ اس علاقے میں جمع ہوئے مذہبی لحاظ سے مسلمان تھے مگر دنیاوی، سیاسی، حکومتی اور قانونی لحاظ سے آپؐ کا ان پر کوئی حق نہ تھا، یہ شرط کہ وہ لوگ سیاسی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع نہ ہوں گے خود کفار نے رکھی تھی۔ جب ازخود کفار نے ان مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیاست سے نکال دیا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیسا۔ یہ کفار مکہ کا اپنا مکر تھا جو خود ان ہی پر لوٹ کر گرا۔ آپؐ کا دامن جو پاک تھا وہ پاک رہا۔ آپؐ نے معاہدے کے الفاظ کو بھی پورا کیا اور ابو بصیر کو مکے والوں کے سپرد کرتے ہوئے مدینے سے رخصت کردیا اور پھر آپؐ نے معاہدے کی روح کو بھی پورا کیا اور ابو بصیر اور اس کے ساتھیوں کو اپنی سیاست کے دائرے سے باہر رکھا۔ مگر یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لیتے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر بے بنیاد اعتراض کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے خطبے کے اختتام پر فرمایا کہ آج بھی انصاف کے دعوے داروں کے یہی دہرے معیار ہیں، آج بھی اسی چیز نے دنیا میں فساد پیدا کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آج بھی دنیا کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو ان دجالی فتنوں سے بچا کر رکھے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad